سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،11-مارچ2020

(یوم الاربعاء،15-رجب المرجب1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شمارہ 3

203

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔مارچ2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز، پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019)، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18۔نومبر 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ، 11۔مارچ2020

(یوم الاربعاء، 15۔رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر43منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَ لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸۹﴾
اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ۚۙ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ
قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ
رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ
مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

سُورَۃُ آل عمران آیات 189 تا 192

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے(189) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں(190) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تُو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو(191) اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اُسے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں(192)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
اس شہر بے مثال کی خوشبو اُڑا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابو بکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازۂ علیؑ سے یہ خیرات جا کے لا
کس منہ سے پیش ہوگا مظفرؔ حضورِ حق
اس کو شہیدِ اُسوہ آقا بنا کے لا
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا

تعزیت

جناب سپیکر: ہماری ایک ایم پی اے محترمہ مومنہ وحید کی۔۔۔

معزز ممبر محترمہ مومنہ وحید کی چچی اور معزز ممبر جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارے ایک ایم پی اے جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم وفات پا گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب صہیب احمد ملک! آپ ایک سیکنڈ بیٹھ کر بات سنیں۔ میں بات کر رہا ہوں اور آپ نے اُٹھ کر بولنا شروع کر دیا ہے۔ نہیں، آپ اس طریقے سے بات نہ کیا کریں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ محترمہ مومنہ وحید کی چچی بیگم نسرین صاحبہ کی وفات ہوئی ہے اور ایم پی اے جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم بھی وفات پا گئے ہیں تو میں قاری صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ آسیہ امجد نے رپورٹ پیش کرنی ہے میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، محترمہ! پیش کریں۔

مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Green International University Bill 2020 (Bill No. 1 of 2020) moved by Ms Khadija Umer MPA(W-362)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1170: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے جھاوریاں روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال18-2017 اور19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی بیس فٹ ہے۔ مزید بر آں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع چوبیس فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اور اس کا گروپ نمبر 3 کلومیٹر نمبر 27.00 تا 50.30 کلومیٹر کا حصہ (پل وزیدی سے بھیرہ) جس کی لمبائی 23.30 کلومیٹر ہے زیر تعمیر ہے۔

(ب) اس سڑک کو کارپٹ بنانے کی مد میں اب تک 335.000 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں باقی ماندہ سڑک کے اوپر سالانہ مرمت سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) اب تک کلومیٹر نمبر 32.30 تا 50.30 کلومیٹر=18 کلومیٹر کارپٹ ہو چکی ہے اور اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) اگر اس سڑک کا بقایا فنڈز 422.000 ملین دستیاب ہو جائیں تو سڑک 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے last time جب یہ سوال ایوان میں پیش کیا تھا تو آپ کی وساطت سے اس سوال کو pending کیا گیا اور معزز منسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا کہ معاملات بہتر ہو جائیں گے جیسا کہ پہلے وہ سڑک تسلی بخش نہ تھی کیونکہ ویسے تو کوئی بھی محکمہ interest نہیں لیتا لیکن معزز منسٹر صاحب کی intervention کے بعد اس معاملے پر خاصی توجہ دی گئی اور معاملات کو کافی بہتر کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سڑک چک مبارک تک مکمل ہو چکی ہے یہ سڑک آگے بنا، بھوئی سید پور اتمان سے وزیدی پُل تک ہے جس کے بارے میں انہوں نے جز(د) میں لکھا ہے کہ اس سڑک کا بقیہ فنڈ 422 ملین روپے ہے تو پہلا سوال یہ ہے کہ یہ فنڈز کب تک دستیاب ہوں گے کیونکہ محکمہ نے ہی جز(د) میں جواب دیا ہے کہ اگر بقیہ فنڈ

422ملین روپے دستیاب ہوجائیں تو سڑک2019-20میں مکمل ہوجائے گی۔اب وہاں پر ٹھیکیدار صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو میں نے آپ کی وساطت سے یہیrequest کرنی ہے کہ منسٹر صاحبon the floor of the Houseبتادیں کہ یہ سڑک کب تک مکمل ہوجائے گی اور کیا یہ اس سڑک کے لئے2019-20میں فنڈز دینے کاارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں تو یہ فنڈز دینا ممکن نہیں لیکن کوشش کریں گے کہ نئے مالی سال میں جتنے بھی فنڈز دستیاب ہوں گے تو اس کے مطابق ہم کام کروادیں گے۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ اگلے مالی سال میں ہم فنڈز رکھیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ تقریباً پوری سڑک مکمل ہے یہ اگلے مالی سال میں فنڈز دے رہے ہیں اس کاroad work completeہے۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے2019-20میں یہ فنڈز مہیا کرکے اس سڑک کا صرف ایکportion complete کردیں کیونکہ اس سڑک کے دوportions complete ہو چکے ہیں اور صرف اس سڑک کو کارپٹ کرنا چک مبارک سے وزیدی پُل تک رہ گیا ہے۔ As early as possibleموجودہ مالی سال میں ہی آپ کی وساطت سے کسی اور سکیم سے فنڈز نکال کر اس سڑک کو مکمل کردیں تو.I shall be very grateful to you

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں پہلے ہی فنڈز کی بہت کمی ہے تو اس لئے شاید یہ ممکن نہ ہو سکے لیکن کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس سڑک کا کام مکمل کروادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، آپ اس حوالے سے کوشش کرلیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے بھلوال روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* **1171: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے بھلوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر یکم اگست 2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بھیرہ سے بھلوال روڈ کی بحالی و توسیع کی مد میں سال 06-2005 میں 20 فٹ چوڑی بنائی گئی اور اس کی لمبائی 24.80 کلومیٹر ہے۔ مزید برآں یہ سڑک سال 17-2016 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں برائے توسیع و کارپٹ 24 فٹ چوڑی روڈ منظور کی گئی جس میں اس سڑک کا حصہ 13.22 تا 11.58=24.80 کلومیٹر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا کلومیٹر 0.00 تا 13.22 کلومیٹر زیر تعمیر ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ سڑک ADP کے تحت زیر تعمیر ہے اور اس پر محکمہ ہذا نے مرمت کی مد میں کوئی خرچہ نہ کیا ہے۔

(ج) جی ہاں! اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) اس سڑک کا زیر تعمیر حصہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سست روی کا شکار ہے اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے 398.000 ملین روپے درکار ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر سڑک کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بھیرہ سے بھلوال والی سڑک کے dynamics چھاوریاں روڈ سے تھوڑے مختلف ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے اس میں ہوتا یوں ہے کہ ہمارے تین پورشن جو کہ بھلوال سے شروع ہو کر روگیانی تک آتے ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اب سب سے اہم جو مسئلہ ہے کہ وہاں پر موٹر وے کا overhead bridge ہے اور وہاں کے مقامی ایکسیئن صاحب کو میں نے موقع پر بلایا انہوں نے دیکھا اور ان کا کام شروع ہو گیا اس میں ہاتھی ونگ اور خان محمد والا کا سب سے بڑا issue ہے۔

جناب سپیکر! اب جو ڈاکٹر مختار بھرتھ نے تفصیل دی تھی اس کے مطابق جب یہ کارپٹ سڑک بنی تھی تو اس کے دونوں طرف ہاتھی پنڈ اور خان محمد والا میں نالے بنائے جانے تھے تو میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جو بڑے بڑے گڑھے خان محمد والا سے لے کر ہاتھی پنڈ تک پڑے ہیں اس کے متعلق ان کا کیا خیال ہے اگر اس حوالے سے فنڈز درکار نہ ہیں تو ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر! یہ kindly define کریں کیونکہ وہاں پر حالت تسلی بخش نہ ہے۔ بھیرہ چھاوریاں روڈ کی حالت تسلی بخش ہے تو میری آپ کی وساطت سے درخواست ہے کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ وہاں کے جو بڑے دیہات ہیں ان کے بارے میں ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک already ADP میں چل رہی ہے، کچھ مکمل ہو چکی ہے اور جیسے جیسے فنڈز آتے جائیں گے تو باقی بھی مکمل کر لیں گے۔ اگر ایسی کوئی خصوصی ضرورت ہوئی تو اسے دیکھ لیتے ہیں کہ اگر یہ M&R میں کر سکتے ہیں تو کر دیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے specifically یہ سوال کیا ہے کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ مین دیہات کی یہ سڑک گزرنے کے لائق نہیں ہے اور اوپر سے بارشوں کا موسم بھی ہے۔جو پیچھے کام ہو رہا ہے وہاں ابھی ضرورت نہیں تھی چونکہ وہ سڑک پہلے بھی تھی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ کی حد تک جو نالے بن رہے ہیں کیا انہیں مکمل کریں گے ؟ کیونکہ اگر سیوریج کا پانی سڑک پر گرے گا تو پھر اس سڑک کے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا یہ پالیسی بنائیں کہ دیہاتوں میں جب سڑک بنائی جائے تو پہلے اس سڑک کے دونوں اطراف نالے بنائے جائیں پھر سڑک بنائیں۔ وہاں ابھی تک نالے کا کام شروع نہیں ہوا اور ان دیہاتوں میں سڑک پر پانی کھڑا ہے جس سے وہاں کی حالت تسلی بخش نہیں ہے لہٰذا منسٹر صاحب ensure کریں کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ کو اپنی priority پر رکھ کر کام کریں تاکہ ان دیہاتوں کی عوام کو اس پریشانی سے نکالا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اسے چیک کر لیتے ہیں اگر ڈیزائن میں نالے ہیں تو بن جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ نالے ساتھ نہیں بناتے تو ظاہر ہے پانی سڑک پر کھڑا رہے گا اور سڑک ٹوٹ جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جتنے بھی دیہات ہیں وہاں روڈ کارپٹ نہیں کرتے بلکہ rigid pavement کرتے ہیں جو پانی سے خراب نہیں ہوتی اور آئندہ یہی کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں اسے بھی دیکھ لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ نے جو طریقہ بتایا ہے اگر یہ اس کے مطابق کریں گے تو وہاں سے گزرنے والوں کے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے لہٰذا منسٹر صاحب اسے ensure کروا دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے۔اگلا سوال نمبر1198 چودھری افتخار حسین کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔جی، اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: حاضری تساں لا رہے ہو؟ چونکہ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر1263 بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1267 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1697 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرے دوست سوال پا کے سڑکاں بنوانا چاہندے نیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر1699 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1707 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1734 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1735 بھی جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1737 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1747 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔جی سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر1750 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی48نارووال میں اے ڈی پی کے تحت سکیموں اور ان کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1750: **جناب منان خان:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔48 نارووال میں اس وقت بارہ سکیمیں ADP کے تحت زیر تعمیر ہیں ان سکیموں کے نام کیا کیا ہیں اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص ہے؟

(ب) ان سکیموں کی مدت تکمیل کیا ہے اور ان پر کب سے کام شروع ہے؟

(ج) حکومت ان سکیموں کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی۔48 نارووال میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ADP کی بارہ سکیمیں زیر تعمیر ہیں اور ان کے نام مع مختص کی گئی رقم مالی سال 2018-19 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر تمام کام مکمل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں نے بارہ سڑکوں کا پوچھا تھا لیکن جن سڑکوں کا میں نے پوچھا تھا ان کی بجائے محکمے نے کوئی اور بتا دی ہیں للواں لالیاں اور رانی وال پلاٹ کا ذکر ہی نہیں کیا۔ 12/13 سڑکیں ADP میں ongoing سکیمیں ہیں ان میں کچھ پر کام بھی ہو رہا ہے۔ ان کے بندے قینچی اور فیتہ لے کر افتتاح کے لئے تو آ جاتے ہیں لیکن فنڈز نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے بے شک قینچی اور فیتہ لے کر آجائیں لیکن ان سڑکوں کو مکمل بھی کروادیں۔ میری یہ بھی استدعا ہے کہ افتتاح کے لئے منتخب لوگ آئیں لیکن یہ تو غیر منتخب لوگوں کو بھیج دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے جو سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں ان کا بتایا ہوا ہے اور جو مکمل ہو رہی ہیں ان کا بھی بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تفصیل تو آگئی ہے لیکن معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ کچھ ایسی سڑکیں ہیں جو شروع نہیں ہوئیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکیں، جن کے فنڈز ہیں وہ مکمل ہو رہی ہیں اور ہم سارے فنڈز exhaust کر چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نوں مل کے فنڈ زر کھواؤ۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جی، Please no cross talk منسٹر صاحب! معزز ممبر نے جو پوچھا ہے کہ جن سڑکوں پر چالیس یا پچاس فیصد کام ہو چکا ہے ان پر آگے کام شروع ہوا ہے یا نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! سب پر کام ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! آپ specific بتا دیں کہ کن ongoing سڑکوں پر چالیس یا پچاس فیصد کام ہوا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! محکمے نے جواب میں بتایا ہے کہ اگو منڈا تا لالیاں موتلا روڈ مکمل ہے لیکن موقع پر مکمل نہیں ہے چونکہ انہوں نے اس کے remaining فنڈز نہیں دیئے تھے جس وجہ سے یہ نا مکمل پڑی ہے لہٰذا محکمے نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ جواب کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سیریل نمبر 2 پر یہ سڑک ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب اسے چیک کروالیں کہ یہ سڑک مکمل ہے یا نہیں چونکہ ابھی تک اس کا کام رہتا ہے۔ اگر یہ سڑک مکمل نہیں ہو گی تو جو پہلے پیسے لگ چکے ہیں ان کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اسے چیک کر الیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ان بارہ میں سے سات سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں لیکن میں سیریل نمبر 2 پر موجود سڑک چیک کروالیتا ہوں کہ اس کی کیا پوزیشن ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے چیک کروالیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے 39 ملین روپے کی رقم مختص تھی ان میں سے 35 ملین روپے لگ چکے ہیں اب پانچ چھ ملین روپے کا issue ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ سڑک مکمل ہے لیکن میں آپ کے حکم کے مطابق اسے دوبارہ چیک کروا کر صحیح بتادوں گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ریکارڈ کے مطابق اس سڑک کے لئے جو original amount مختص ہوئی تھی وہ بھی پوری نہیں لگی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں چیک کر کے بتادوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ سرکاری کھوہ سے ایک سڑک نکلتی ہے جس پر کام شروع ہے انہوں نے مہربانی فرما کر پی اینڈ ڈی والوں سے کچھ فنڈز بھی دلوائے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس سڑک کو priority پر مکمل کروادیں چونکہ اس کے فنڈز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! آپ اس سڑک کا نام لکھوادیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سرکاری کھوہ سے للواں لالیاں روڈ ہے۔ یہ سکیم ADP میں ہے لیکن یہاں جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اسے لکھ لیں اور چیک کروالیں پھر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہم چار لاکھ آبادی کے نمائندے ہیں ہماری وہاں پر عزت ہوتی ہے لیکن وہاں پر غیر منتخب لوگ فیتہ اور قینچی لے کر آتے ہیں اور پانچ چھ لوگوں کو کھڑا کر کے افتتاح کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ مہربانی کر کے کم از کم ممبران کی عزت کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر: غیر منتخب لوگ اور فیتہ کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں کھل کر بات کر دیتا ہوں کہ وہاں پر ان کے ٹکٹ ہولڈر آ جاتے ہیں کہ ہم نے اس منصوبے کا افتتاح کرنا ہے۔ یہ پہلے اس منصوبے کو مکمل تو کروا دیں اور تھوڑا سا یہ بھی لحاظ کریں کہ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے اور ہم لوگوں کے نمائندے ہیں اس لئے ہماری تضحیک نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، منتخب بندے کی عزت ہونی چاہئے۔ اگلا سوال بھی جناب منان خان کا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آپ بھی آ جائیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! آپ کچھ بھی کر لیں ہم نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، Please no cross talk. جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! الحمدللہ ہم نے کام کروائے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں ہے۔ آپ اپنا سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1751 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی-48 میں نور کوٹ روڑ سے متعلقہ تفصیلات

*1751: **جناب منان خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روڈ اڈا ادبستان تا نور کوٹ براستہ سانو وال ضلع نارووال زیر تعمیر ہے اور اس کا ڈرینج ورک، بجلی کے پول اور پلیاں زیر تعمیر ہیں۔ اس کی کتنی پے منٹ ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے اور کیا اس کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو واپس کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس روڈ کا بقیہ کام جلد از جلد مکمل کرنے خاص کر پلیاں تعمیر کرنے، بجلی کے پول ہٹانے اور ڈرینج نالے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) روڈ اڈا ادبستان تا نور کوٹ براستہ سانو وال ضلع نارووال 2017-06-30 کو مکمل ہو چکی ہے اور اس کا ڈرینج ورک جتنا موقع پر درکار تھا اسٹیمیٹ کے مطابق مکمل کر دیا گیا ہے نیز یہ کہ پلیاں بھی جتنی موقع پر درکار تھیں اسٹیمیٹ کے مطابق مکمل ہو چکی ہیں اور ٹھیکیدار کو مبلغ -/21,88,01,959 روپے کئے گئے کام کے مطابق ادائیگی کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ کام مکمل ہونے کے ایک سال بعد سکیورٹی رقم بھی ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے۔ بجلی کے پولز کی shifting کی provision اسٹیمیٹ میں نہ ہے۔

(ب) یہ کہ روڈ کا تمام کام جو کہ اسٹیمیٹ کے مطابق تھا مکمل ہو چکا ہے۔ پُلیوں اور ڈرینج کی وضاحت سوال (الف) میں کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ روڈ اڈا ادبستان تا نور کوٹ براستہ سانو وال ضلع نارووال زیر تعمیر ہے اور اس کا ڈرینج ورک، بجلی کے پُول اور پُلیاں زیر تعمیر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ بجلی کے پُول شفٹ کرنا تخمینہ میں نہیں تھا۔ میں یہ بات مان لیتا ہوں کہ انہوں نے پُلیاں وغیرہ مکمل کر دی ہوں گی لیکن بجلی کے یہ پُول روڈ کے سنٹر میں ہیں اور میرے خیال میں یہ بات مناسب نہیں ہے کہ روڈ کے درمیان میں بجلی کا پُول

ہو اور اسے شفٹ نہ کیا جائے۔ محکمے والے مجھے کہتے رہے کہ بجلی کے یہ پول سڑک کے درمیان سے ہٹا دیں گے۔ اب یہ وہاں سے روڈ تو مکمل کر چکے ہیں لیکن جو روڈ کے درمیان بجلی کے پول تھے وہ نہیں ہٹائے گئے اور آج جواب دے دیا ہے کہ وہ تخمینہ میں نہیں تھے جبکہ یہ تخمینہ میں تھے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات *(سردار محمد آصف نکئی)*: جناب سپیکر! total eight poles ہیں اور یہ poles سڑک کی side پر ہیں جبکہ صرف ایک pole سنٹر میں ہے جس کی shifting کے لئے کہہ دیا گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ وہ شفٹ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! پُلیوں کے حوالے سے محکمہ نے وہاں پر کام شروع کیا تھا لیکن مقامی زمینداروں نے یہ کام بند کروا دیا، وہاں پر لڑائی ہو گئی اس لئے پُلیاں نہیں بن سکیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ایک pole سڑک کے سنٹر میں ہے تو کیا منسٹر صاحب اس کو شفٹ کروانے کی یقین دہانی کراتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ pole شفٹ ہو جائے گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1768 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1768۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ان کے ایماء پر آپ سوال نہ کریں بلکہ معزز ممبر چودھری اشرف علی انصاری خود ایوان میں آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کے ایماء پر سوال کروں اگر آپ کسی معزز ممبر کی ایماء پر سوال کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تو پھر رولز میں ترمیم لائیں۔ آپ رولز میں سے یہ چیز omit کر دیں تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مجھے رولز اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کے behalf پر سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! رولز کے مطابق آپ کو بات کرنے کے لئے پہلے مجھ سے اجازت لینی چاہئے تھی جبکہ آپ نے مجھ سے اجازت نہیں لی لیکن پھر بھی میں آپ کو allow کر رہا ہوں۔ میں صرف آپ کو رولز کی بات یاد کروا رہا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ہی بات کر رہا ہوں اگر آپ حکم کریں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز کسی بھی ممبر کو کسی دوسرے ممبر کے behalf پر سوال لینے کی اجازت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے لازم ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں۔ اگر آپ کہیں کہ آپ کو اجازت نہیں ہے تو پھر میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے آپ رولز میں ترمیم کر دیں کہ کوئی معزز ممبر کسی کے behalf پر سوال نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کیا اب میں چودھری اشرف علی کے behalf پر سوال کر لوں یا بیٹھ جاؤں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں، بات یہ ہے کہ رولز کے تحت اجازت سپیکر نے دینی ہوتی ہے۔ متعلقہ rule میں "Speaker may" کے الفاظ ہیں۔ چودھری اشرف علی کے behalf پر آپ کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ میں ان کے behalf پر already بہت سے سوالات کروا چکا ہوں۔ اب چودھری اشرف علی کو خود ایوان میں آنا چاہئے۔ اگر کوئی معزز ممبر سوال دیتا ہے تو اسے ایوان میں بھی آنا چاہئے۔ اگلا سوال نمبر 1805 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! سوال نمبر1874 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔251 میں سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*1874: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے نیز ان سڑکوں / روڈ پر کب کام شروع ہوا تھا؟

(ج) ان سڑکوں / روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) حکومت کب تک ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کا کام مکمل کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ شاہرات بہاولپور کی طرف سے پی پی۔251 میں سڑکوں پر تعمیر کا کام جاری ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے سڑکوں کی تعمیر کا جتنا کام مکمل کیا، جتنا کام بقایا ہے، اور کام جب سے شروع ہوا مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب حکومت کی طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور کو مالی سال 2018-19 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے127.320 ملین روپے مہیا کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔251 میں شاہرات کی تعمیرات کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ حلقہ پی پی-251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

جناب سپیکر! مجھے جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! یہ تفصیل انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ کیا آپ کو اس کی کاپی نہیں ملی؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! تفصیل کی کاپی تو میرے پاس ہے لیکن اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا گیا۔ اس تفصیل میں کسی ایسی سڑک کا نام نہیں ہے جس کی مرمت کی گئی ہو۔ وزیر صاحب بتائیں کہ محکمہ نے میرے اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل دی گئی ہے۔ کل گیارہ سڑکوں پر اس وقت ongoing کام ہو رہا ہے۔ ان سڑکوں کے نام اور لمبائی کی پوری تفصیل جواب میں دی گئی ہے۔ اس تفصیل کی کاپی معزز ممبر کو بھی مہیا کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل آئی ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرے پاس یہ تفصیل ہے لیکن اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا گیا۔ محکمہ نے میرے حلقہ کی کوئی ایسی سڑک نہیں بتائی کہ جس کی مرمت کی گئی ہو۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پی پی-251 میں کون کون سی سڑک مرمت کی جا رہی ہے، ان کے نام بتائے جائیں، مرمت کا کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے؟ محکمہ نے میرے ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر! جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں گیارہ نئی سڑکوں کا ذکر ہے لیکن جن سڑکوں کی مرمت کی گئی ہے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں سڑک کا نام، کام شروع ہونے کی تاریخ دی گئی ہے اور بقایا کام کی تفصیل بھی لکھی ہوئی ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے 52 فیصد ادائیگی نہ ہوئی۔ ایک سڑک کا 44 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، دوسری سڑک کا 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، تیسری سڑک کا 49 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور ایک سڑک کا 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس گوشوارے کے تین کالم ہیں۔ سڑک کا نام، کام شروع ہونے کی تاریخ، کتنے فیصد کام مکمل ہوا اور کتنے فیصد کام بقایا ہے یہ تمام تفصیلات دی ہوئی ہیں لیکن اگر کوئی چیز رہ گئی ہے تو آپ اس کی نشاندہی کر دیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا تھا کہ میرے حلقہ پی پی۔251 میں کون کون سی سڑکیں نئی تعمیر ہو رہی ہیں، اس حلقہ میں کون سی سڑکیں مرمت کے قابل ہیں اور کن کن سڑکوں کی مرمت ہو رہی ہے؟ محکمہ نے سڑکوں کی مرمت کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید منسٹر صاحب کو میرے ضمنی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ حلقہ پی پی۔251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟ آپ نے سڑکوں کی تعمیر اور مرمت یعنی دونوں چیزوں کے بارے میں پوچھا ہے۔

جواب کی تفصیل میں نئی سڑکوں کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ ان کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے۔ آپ اس تفصیل میں repair کی سڑکوں کو چیک کر لیں۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اس وقت آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔

میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ ملک خالد محمود بابر کو ان کے حلقہ نیابت کی مرمت کی گئی سڑکوں کی تفصیل بھی بعد میں دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جن سڑکوں کی مرمت درکار ہوتی ہے تو وہاں پر patchwork کر دیا جاتا ہے۔ مختلف جگہوں پر جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں پر patchwork کر دیا جاتا ہے۔ کوئی specific ایسی جگہ یا سڑک نہیں جس کی مرمت کی جا رہی

ہو۔ یہ کوئی لمبا پراجیکٹ نہیں ہوتا اسی لئے اس کا جواب میں ذکر نہیں کیا گیا۔ مختلف سڑکوں پر چھوٹا چھوٹا patchwork ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا حل یہ ہے کہ ملک خالد محمود بابر کو آپ اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ان کے حلقہ میں مرمت کی گئی سڑکوں کی تفصیل سے آگاہ کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔251 کا قصور یہ ہے کہ وہاں سے مسلم لیگ (ن) کا ایم پی اے منتخب ہوا ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے قواعد یہ ہیں کہ اگر کسی سڑک کا آدھا کام ہو جائے تو اگلے ADP میں اس کو ضرور شامل کیا جائے گا تاکہ وہ سڑک مکمل ہو سکے۔ جب ان نئی سڑکوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی تو اُس وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ یہ سڑکیں دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوں گی۔

جناب سپیکر! محکمہ نے اس حلقہ کے ساتھ خاص مہربانی کی ہے۔ شاید محکمہ والے سمجھتے ہیں کہ وہاں کے لوگ پاکستان یا پنجاب کے باشندے نہیں ہیں۔ انہوں نے ان سڑکوں کی تعمیر کے لئے بہت کم رقم مختص کی ہے۔ خیرات کے طور پر کسی سڑک کے لئے پانچ فیصد اور کسی کے لئے 33 فیصد فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ ہمارے علاقے کی ایک سکیم 295 ملین روپے کی ہے۔ یہ پختہ سڑک کھر والا چوک سے نوشہرہ تک تعمیر ہونی ہے۔ اس سڑک کی لمبائی 12 کلو میٹر ہے اور اس کے لئے 156 ملین روپے دیئے گئے جبکہ بقیہ فنڈز اگلے تین سالوں میں دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے بقیہ فنڈز سال 21-2020 اور 22-2021 میں دیئے جائیں گے۔ اس وقت تک اس سڑک پر ڈالا گیا پتھر، روڑا، بجری وغیرہ سب اُکھڑ جائے گی، لوگ dust کی وجہ سے بیمار ہو جائیں اور پھر حکومت اس سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کرے گی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے سابق حکومت پنجاب نے ایک خطیر رقم مختص کی تھی، وہاں پر آدھی سڑک بن چکی ہے لیکن موجودہ حکومت پنجاب نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے پورے فنڈز release نہیں کئے جس کی وجہ سے یہ سڑک ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں سڑکوں کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ یہ سب میرے حلقہ نیابت کی سڑکیں ہیں اور ان سڑکوں کا آدھا آدھا کام ہو چکا ہے جبکہ بقیہ کام کے لئے انہوں نے تین سال کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس وقت تک ٹھیکیدار بھاگ جائے گا اور پہلے سے بنی ہوئی سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت آپ نے شروع کروائی تھی لیکن سابق حکومت نے اس کی تعمیر کے لئے پورے فنڈز release نہیں کئے اسی لئے وہ آج تک مکمل نہیں ہو سکی۔ اب آپ اس کو مکمل کروانے کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ نیابت میں بھی موجودہ حکومت نے یہی طریق کار اپنایا ہوا ہے۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کو مکمل کرنے کے لئے انہوں نے مجھے تین سال کا منصوبہ تھما دیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ کے علم میں ہے کہ میں نے اپنے دور حکومت میں آپ کے علاقے میں جو نئی سڑکیں تعمیر کروائی تھیں ان کی آج تک کوئی repair نہیں ہوئی۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت وہی طریق کار نہ اپنائے، عوام میں اپنا image بہتر بنائے اور عوام کو سہولیات بہم پہنچائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ دل کھلا کر کے ان کی سڑکوں کو مکمل کروا دیں اور ملک خالد محمود بابر کے حلقہ نیابت کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! اس کو تین سال پر نہ لے کر جائیں اور حلقے کے عوام کا یہ قصور نہیں ہے کہ میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہی ہے کہ اس ADP میں تو ان کے پاس پیسے نہیں ہوں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! ایک سال میں یہ پیسے دے دیں، تین سال پر نہ لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ اس کو ADP میں ڈال دیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر1880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ تا ٹھٹھی نور سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1880: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) بھیرہ اڈا تا ٹھٹھی نور سڑک کب بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے نیز ٹریفک چلنے کے قابل نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بھیرہ اڈا تا ٹھٹھی نور سڑک محکمہ لوکل گورنمنٹ نے 1990 میں تعمیر کی تھی جس کی کل لمبائی گیارہ کلومیٹر ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور ٹریفک کے چلنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(ج) محکمہ ہائی وے سے سرگودھا کے کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں اس سڑک کو تعمیر کرنے کی تجویز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی ملک خالد محمود بابر نے بھی بات کی ہے جنوبی پنجاب کے علاوہ وسطی پنجاب کے بھی یہی حالات ہیں۔ آپ دیکھیں کہ میرے اس سوال کا جواب بہت interesting ہے۔

جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ لکھ رہے ہیں کہ یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور ٹریفک کے چلنے میں دشواری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح جز(ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ ہائی وے سے سرگودھا کے کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں اس سڑک کو تعمیر کرنے کی تجویز نہ ہے۔ یہ سڑک بھیرہ بس سٹینڈ میں سے نکل رہی ہے۔ محکمے والے کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک تسلی بخش نہ ہے اور اس سڑک کو مرمت کرنے کا ہمارا پروگرام بھی نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنے جواب میں ہاں بھی کہہ رہے ہیں اور نہ بھی کہہ رہے ہیں؟ وزیر موصوف سے کوئی time period لے کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی)**:** جناب سپیکر! میرے بھائی نے محکمے کا پورا جواب نہیں پڑھا یہ سڑک ہماری نہیں ہے بلکہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے اس لئے یہ سڑک ہمارے منصوبے میں نہیں آسکتی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ فنڈز کی بات کر رہے ہیں میں بھی دس سال پاکستان مسلم لیگ(ق) کا ایم پی اے رہا ہوں مجھے کبھی ایک روپے کا فنڈ نہیں ملا۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اگر یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے تو پھر یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ اپنے جواب میں محکمہ ہائی وے لکھ رہے ہیں اب کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کے under ہے؟

جناب سپیکر! یہ جز(ج) میں اپنے جواب کو contradict کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے یہی لکھا ہے کہ یہ سڑک ہمارے کسی منصوبے میں شامل نہیں ہے کیونکہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے تو ہم اس سڑک کو کیسے اپنے منصوبے میں شامل کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر کا خیال ہے کہ یہ سڑک محکمہ ہائی وے کی ہے۔ آپ نے چیک کرایا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ تصدیق کی ہے یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-251 بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1889: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-251 بہاولپور کون کون سی سڑک کی تعمیر اور مرمت جاری ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب تک ختم ہونا تھا؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کے لئے ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ شاہرات بہاولپور کے طرف سے پی پی-251 میں گیارہ سڑکات پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے سال 2018-19 میں127.320 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام 2017-18 میں شروع ہوا ان کی مدت تکمیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔251 میں شاہرات کی تعمیرات کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے حاصل پور، یزمان اور بہاولپور کی لسٹ دی گئی ہے۔پتا نہیں ان کے محکمہ کی وزیر موصوف کے ساتھ کوئی مخالفت ہے حالانکہ یہ بہت اچھے وزیر ہیں۔ وزیر موصوف شریف آدمی ہیں اس لئے محکمہ نے ان کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! گیارہ سڑکوں پر کام ہو رہا ہے جن کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! اس میں حاصل پور، یزمان، بہاولپور، خیر پور ٹامیوالی اور احمد پور شرقیہ کی سڑکوں کے نام ہیں جبکہ میرے حلقہ پی پی۔251 کی سڑک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کوpending کر لیتے ہیں۔اگلا سوال نمبر 1930 جناب محمد ارشد ملک کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1989 جناب محمد افضل گل کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2032 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2041 رانا ریاض احمد کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2083 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: دریائے چناب سمبڑیال شاہراہ پر
تعمیر نو شدہ پل عوام الناس کے لئے کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

***2083: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے کے لئے دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پر گجرات سمبڑیال شاہراہ پر این ایل سی کے تعاون سے ایک نیا پل بنایا گیا ہے لیکن ابھی تک عوام الناس کے لئے نہیں کھولا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک متذکرہ بالا پل کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پر محکمہ ہذا پل تعمیر کروا رہا ہے۔ اس کام کا ٹھیکہ این ایل سی کے پاس ہے۔ پل کی لمبائی 3432 فٹ ہے۔ اس وقت دریائے چناب پر پل کا کام مکمل ہو چکا ہے تاہم سیالکوٹ کی طرف والی سڑک 8.12 کلومیٹر ہے جس میں سے 4.50 کلومیٹر زیر تعمیر ہے گجرات کی طرف والی سڑک جس کی لمبائی 10.11 کلومیٹر ہے جو کہ کلومیٹر نمبر 2 میں واقع دواڑہ پل کی approach road کے علاوہ مکمل ہے اور اس پر کام فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے اس لئے پل ابھی تک عوام الناس کے لئے نہیں کھولا گیا۔

(ب) اس سکیم کا تخمینہ 5259 ملین روپے ہے جس میں سے ابھی تک 4125 ملین روپے حکومت نے جاری کئے ہیں جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ پل، سڑک کا کام اور حفاظتی بندوں کا بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے ابھی بھی 934 ملین روپے درکار ہیں۔ تاہم حکومت نے موجودہ مالی سال 20-2019 میں سکیم کے لئے 300 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ میسرز

این ایل سی کی موجودہ liability مبلغ329 ملین روپے ہے۔ مطلوبہ فنڈز974 ملین روپے کی دستیابی پر پل اور سڑک کی تعمیر کو جلد از جلد مکمل کر کے عوام الناس کے لئے کھول دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر2053 ہے جس کو شاید آپ چھوڑ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر2053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 میں زیر تعمیر سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

***2053: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مواصلات تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔243 بہاولنگر میں کس کس سڑک / روڈ کی تعمیر سال18-2017 میں شروع ہوئی؟

(ب) ان میں سے کون کون سی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کن کن سڑکوں پر کام جاری ہے یا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام روک دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نامکمل زیر تعمیر سڑکیں مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری کرنے اور کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی۔243 بہاولنگر میں چار سڑکات کی تعمیر شروع کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔243 بہاولنگر میں ایک سڑک مکمل ہو چکی ہے اور تین پر کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر سڑکات جلد مکمل کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک روڈ Head 7-R سے ہارون آباد جاتی ہے۔ یہ میرے حلقے کی main road ہے جو 6/5 یونین کونسلوں کو ملاتی ہے اور یہ سڑک شہر کا واحد رابطہ ہے۔ 18-2017 سے یہ سڑک زیر تعمیر ہے جو کہ صرف 15.5 کلومیٹر روڈ ہے۔ اس سڑک کا پارٹ۔1 جو اس سڑک کی half length پر مشتمل ہے اُس کے لئے اس سال 40 لاکھ روپے release کئے گئے ہیں اس کے باوجود اس سڑک کے پارٹ۔1 کو مکمل کرنے کے لئے ایک کروڑ 40 لاکھ اور چاہئیں اور اس سڑک کا دوسرا حصہ کوئی زیر غور نہیں ہے۔ 19-2018، 20-2019 میں بھی اس سڑک کے دوسرے حصے کو نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! اس سڑک کی حالت یہ ہے کہ اس میں گہرے کھڈے پڑے ہوئے ہیں اور وہاں پر مشہور ہے کہ اگر کسی خاتون کو ایمر جنسی میں ہسپتال جانا پڑے تو راستے میں ہی delivery ہو جائے گی۔ یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں کہ ہم نے 35 فیصد بجٹ مختص کیا ہے تو میرا بد قسمت ضلع بھی یہ جنوبی پنجاب میں شامل کرنا چاہتے ہیں گو ہم اُسے صوبہ بہاولپور میں رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم کے لئے یہ بھی عرض کرتا جاؤں کہ پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ بہاولنگر تشریف لے گئے تھے انہوں نے بھی وہاں پر اس روڈ کا باقاعدہ اعلان کیا کہ ہم اس روڈ کو carpeted کریں گے اُس پر بھی ابھی کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس روڈ کو ترجیحی بنیادوں پر کب تک مکمل کر لیا جائے گا اور اس روڈ کے دوسرے حصے کے لئے بجٹ اگلے ADP میں رکھیں گے یا جس طرح وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اس روڈ کو carpeted کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے چیک کرنا پڑے گا اگر وزیر اعلیٰ نے اس روڈ کو carpeted کرنے کا حکم فرمایا ہے تو یہ کام ضرور ہو گا۔ میں ان کو وہاں سے چیک کر کے بتا دوں گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ سڑک 18-2017 سے زیر تعمیر ہے اور اس کا پارٹ۔1 ابھی تک 84 فیصد بنا ہے اور اگر وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود بھی یہ کام نہیں ہوتا تو اللہ ہی مالک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے چیک کر لیں اور اُن کے پرنسپل سیکرٹری بھی اس چیز کو نوٹ کر رہے ہیں تو اگر وزیر اعلیٰ نے یہ commitment کی ہے تو پھر یہ commitment پوری ہونی چاہئے اور آپ چودھری مظہر اقبال کو بتا بھی دینا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! دوسری سڑک 62 فیصد مکمل ہے اس کو بھی مزید پیسوں کی ضرورت ہے۔ یہ صرف چار روڈز ہیں جن کی length تین، ڈیڑھ اور چار کلومیٹر تک ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی اِدھر سے آواز آئی تھی کہ وزیر اعلیٰ کو مل لیں تو یہ اپوزیشن کے معزز ممبر ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں لگتی، وزیر اعلیٰ کے لئے بھی اچھی نہیں لگتی، ہاؤس کے لئے بھی اچھی نہیں لگتی اور میرے لئے بھی اچھی نہیں لگتی۔ ہمیں اس طرح کی بات ہاؤس میں نہیں کرنی چاہئے۔ سارے معزز ممبران ہیں، وہ آزاد ہیں وہ جو چاہیں کریں اور وہ خود جانیں۔ آپ کا اور میرا یہ کام نہیں ہے۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہماری تحصیل کے یہ حالات ہیں کہ اس پر کوئی توجہ نہیں ہے بلکہ باقی سڑکوں کی حالت اس سے بھی خراب ہے۔ یہ صرف چار روڈز ہیں جن میں سے ڈیڑھ کلومیٹر کی ایک روڈ مکمل ہوئی ہے۔ اس پر آپ کے پاس جو محکمانہ proposals آتی ہیں۔ ان پر آپ کا محکمہ کیا input دیتا ہے ان سڑکوں پر آپ کا further کیا پروگرام ہوتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہماری طرف سے جو بقایا جات ہوتی ہیں وہ ADP میں جاتی ہیں لیکن allocation محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی نے کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے جس طرح allocation آجاتی ہے ہم اسی طرح مکمل کرتے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2085 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: جلال پور جٹاں روڈ کو دو رویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***2085: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر مواصلات تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گجرات جلالپور جٹاں روڈ چھوٹی اور سنگل روڈ ہے جس پر وقت کے ساتھ ساتھ ٹریفک کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے وہاں آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے مالی سال 2019-20 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کے لئے ADP 2019-20 میں اس سکیم کو شامل کیا گیا ہے۔ اس سڑک کا ADP No. 4007 ہے اس کی پرنٹڈ کاسٹ 8000 ملین روپے ہے۔ یہ سڑک پبلک پارٹنر شپ پروگرام کے تحت تعمیر کی جائے گی۔ اس سڑک پر کام تمام قانونی و تکنیکی کارروائی مکمل ہونے کے بعد شروع کیا جائے گا۔ اس وقت مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کا سپیشل ونگ PIU کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2108 جناب ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2181 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماموں کانجن کی رابطہ سڑکیں ظفر چوک روڈ، کمالیہ روڈ اور مریدوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2181: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماموں کانجن سے ظفر چوک روڈ، ماموں کانجن سے کمالیہ روڈ، ماموں کانجن سے مریدوالہ روڈ بُری طرح سے خراب ہے جس کی وجہ سے روڈ ایکسیڈنٹ اور چوریاں بہت زیادہ ہو رہی ہے یہ تینوں سڑکیں ماموں کانج ضلع فیصل آباد کی رابطہ سڑکیں ہیں جہاں سے عوام

ایک شہر سے دوسرے شہر جاتی ہے اس کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ؟

(ب) درج بالا اہم سڑکیں کب تک مرمت / تعمیر کر دی جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سڑک ماموں کانجن سے ظفر چوک اور ماموں کانجن سے کمالیہ روڈ اس سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی 24 فٹ ہے یہ دونوں سڑکیں جلہ چوک تا کمالیہ روڈ براستہ رحمے شاہ کنجوانی ظفر چوک ماموں کانجن کا حصہ ہیں۔ اس سڑک پر کنجوانی شوگر مل ہونے کی وجہ سے گنے کی ٹرالیاں اور بڑے ٹرالے کافی زیادہ تعداد میں گزرتے ہیں ایکسل لوڈ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے محکمہ ہائی وے نے گزشتہ عرصہ میں متعدد بار پیچ ورک کیا ہے بھاری ٹریفک کی وجہ سے یہ سڑک پیچ ورک کرنے سے پوری طرح بہتر نہیں ہو سکی۔ اس سڑک کی مرمت کا تخمینہ 99.871 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

سڑک اڈا مرید والا سے ماموں کانجن اس سڑک کی لمبائی 12.80 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی 0.00 تا 2.80 کلومیٹر تک 24 فٹ، کلومیٹر 2.80 تا کلومیٹر 12.00 تک 20 فٹ اور کلومیٹر 12.00 تا 12.80 تک 12 فٹ ہے جو کہ ضلع کونسل نے 89-1988 میں بنائی تھی جس کے بعد 05-2004 میں PAK PWD نے اس کی وائیڈ ننگ 12 فٹ سے 20 فٹ کی تھی۔ اس سڑک پر گنے کی ٹرالیاں کافی زیادہ تعداد میں گزر کر کنجوانی شوگر مل جاتی ہیں ایکسل لوڈ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک کی مرمت کا تخمینہ 28.448 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) سڑک ماموں کانجن سے ظفر چوک اور ماموں کانجن سے کمالیہ روڈ سال 19-2018 کے ریسر فیسنگ پروگرام میں DST منظور ہوئی تھی جس کی مرمت کا تخمینہ 99.871 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام

شروع کر دیا جائے گا۔ البتہ اس سڑک کی پیچ ورک 30۔ جون 2020 تک مکمل کر دیا جائے گا جس سے سڑک موٹر ایبل ہو جائے گی۔

سڑک اڈا مرید والا سے ماموں کانجن روڈ کی خصوصی مرمت کا تخمینہ 28.448 ملین روپے لگایا گیا ہے جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے تو اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ البتہ اس سڑک کی پیچ ورک 30۔ جون 2020 تک مکمل کر دیا جائے گا جس سے سڑک موٹر ایبل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میرے حلقے کی دو سڑکوں کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میں نے آج آپ سے سفارش کرانی ہے کہ جس طرح آپ نے ملک خالد محمود بابر کی سفارش کی ہے اسی طرح میری بھی منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو سفارش کریں کہ انہوں نے جون تک کا وعدہ کیا ہے تو یہ دونوں سڑکیں مکمل کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جون 2020 میں یہ مکمل ہو جائیں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس میں فنڈز دستیاب ہونے کا بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر آپ کا کام ہے کہ فنڈز دستیاب کرائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ میں ہمیشہ ان کے لئے کوشش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "شیر اک واری فیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2195 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ آپ تو پہلے وارث کلو لکھتے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ کا جو دفتر ہے وہی کر رہا ہے۔ میں تو کلو لکھتا تھا اور کلو ہی عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو جو اچھا لگتا ہے ہم وہ لکھ دیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے تو کلو اچھا لگتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: نور پور تھل سے اُورا گورائیہ جھنگ روڈ کی کشادگی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***2295: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نور پور تھل (ضلع خوشاب) سے اورا گورائیہ جھنگ روڈ لاہور کی کشادگی کا منصوبہ کل لمبائی 55 کلو میٹر منظور ہوئی تھی یہ منصوبہ 85 کروڑ روپے کا منظور ہوا تھا؟

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے کیا اس روڈ پر کام جاری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ صحرائے نور پور تھل اور صحرائے جھنگ کو ملانے والا بہت بڑا منصوبہ ہے جس سے سینکڑوں دیہات کو فائدہ ہو گا اور یہ سڑک دیگر اضلاع کو بھی ملاتی ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال20-2019 میں خاطر خواہ رقم مختص کر کے اس میگا پراجیکٹ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ مالی سال18-2017 میں نور پور تھل (ضلع خوشاب) سے اُوراگورائیہ جھنگ روڈ لاہور کی کشادگی کا منصوبہ جس کی کل لمبائی55 کلومیٹر اور چوڑائی20 فٹ ہے اور یہ منصوبہ 829.365 ملین روپے کا منظور ہوا تھا۔

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال19-2018 میں 18.091 ملین رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی اور اس روڈ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ سڑک صحرائے نور پور تھل کے مختلف دیہات نکڑ و شہید، دادو والا، کاتیار، نواں سگو، شاہ حسین، جتوئی والا اور اُوراگورائیہ کے قریب سے گزرتی ہوئی مین جھنگ روڈ سے ملتی ہے جن کی آبادی تقریباً80,000 ہزار ہے، اس کے علاوہ یہ سڑک ضلع میانوالی اور ضلع بھکر کو ضلع جھنگ سے ملاتی ہے۔

(د) اس سڑک کی تعمیر کے لئے مالی سال20-2019 میں حکومت کی جانب سے 9.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور اب تک 6.750 ملین روپے کی رقم مہیا کر دی گئی ہے جو کہ خرچ ہو چکی ہے۔ بقیہ مطلوبہ فنڈز کی فراہمی پر اس سڑک کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ سڑک میاں محمد شہباز شریف سے لی تھی۔ یہ سڑک جھنگ، بھکر، خوشاب اور میانوالی کے دوسرے مواضعات کو بھی cater کرتی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں ساری چیزیں ٹھیک لکھی ہیں لیکن آبادی کم لکھی ہے صرف نور پور تھل کی آبادی ہی 50 ہزار ہے۔ یہ لاکھوں کی آبادی ہے جو اس سے مستفید ہوتی ہے۔ انہوں نے پچھلے سال بجٹ میں صرف 9 ملین روپے رکھے۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ 9 ملین سے کیا ہو سکتا ہے۔ اس سڑک پر تقریباً 20 کروڑ روپے لگ چکے ہیں وہ بھی بُرباد ہو رہے ہیں۔ آج اچھا دن ہے اور منسٹر صاحب بڑے وعدے فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ سڑک تقریباً 82 کروڑ روپے کی ہے۔ آج منسٹر صاحب اس پر commitment دے دیں کہ میں اس ADP میں اتنی رقم دے دوں گا۔ میں ساری مکمل کرنے کے لئے نہیں کہتا، آج منسٹر صاحب دل کھول کر بتا دیں کہ یہ 50 کروڑ دیں گے یا 60 کروڑ دیں گے۔

جناب سپیکر: انہوں نے 90 لاکھ کا لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 90 لاکھ تو اونٹ کے منہ میں زیرہ والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں۔ یہ جو کہہ دیں گے ویسے کر دیں گے۔ جیسے ان کا حکم ہے۔ یہ جو حکم کریں گے وہ کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ commitment لے کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا پوچھ کر commitment دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ جو حکم کریں وہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ نہ ہو کہ پیچھے سے کام ہی نہ جاتا رہے۔ آپ پہلے پوچھ لیں۔ آپ نے جو commitment کرنی ہے اسے پورا کرنا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میرا جتنا اختیار ہے اس کے لئے میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوشش کر کے اتنا کریں کہ وہ سڑک maximum ہو جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر!انشاء اللہ maximumہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ ابھی بتادیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ آپ کو کیسے commitment دے سکتے ہیں۔ آپ کو تو فیصلوں کا معلوم ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یقین کریں کہ وہ 20 کروڑ روپیہ بھی برباد ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں ذاتی طور پر اس حق میں ہوں کہ ongoing projects کسی کے بھی ہوں وہ رُکنے نہیں چاہئیں۔ میری خواہش ہے کہ جو بھی ongoing project ہے وہ کسی کا بھی ہو اسے ختم نہیں ہونا چاہئے۔ اب منسٹر صاحب پوچھ کر ہی بتا سکتے ہیں۔ یہ exact amount تو نہیں دے سکتے لیکن ایک چیز ہے کہ یہ نیک نیتی سے کوشش کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر !میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر !معزز منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جتنا میرا اختیار ہے اتنا میں کہہ دیتا ہوں۔ یہ اختیار کا بتادیں کہ کتنا ہے؟

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو بھی معلوم ہے کہ کتنا اختیار ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر !میرے خیال میں تو کافی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ کتنا ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر !ہمیں تو معلوم ہے لیکن سردار صاحب کے اختیار کا پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! سارے قصور والے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ دس سال (ن) لیگ میں رہے ہیں کیا انہوں نے میرا پوچھا تھا۔ رانا محمد اقبال خان سپیکر پنجاب اسمبلی رہے ہیں میرے بڑے بھائی ہیں انہوں نے کبھی پوچھا کہ یہ چھوٹا بھائی ہے اس کو بھی تھوڑے سے فنڈز دے دو۔ ان کو میرا خصوصی خیال کرنا چاہئے تھا کہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں بات یہ ہو رہی ہے کہ قصور والوں کا کیا قصور ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جو سڑک رائیونڈ سے ان کے گاؤں کو براستہ بھوئے آصل جاتی ہے، اس سڑک کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے اور کیا یہ اس سڑک سے کبھی گزرے بھی ہیں یا نہیں، ان کو اس بارے میں کیا معلوم ہے؟ یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں یہ مجھے بتا دیں کیونکہ میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ اس کے لئے آپ نے کچھ رکھا ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان جس سڑک کا فرما رہے ہیں اس کے لئے وزیر اعلیٰ کو سمری چلی گئی ہے اور انہوں نے منظوری دے دی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اسی ماہ یا اگلے ماہ کام شروع ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! سارے قصور والے بات کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ongoing projects نہیں رُکنے چاہئیں سے encourage ہو کر اور اس رولنگ سے متاثر ہوتے ہوئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس رولنگ کا credit ملنا چاہئے۔ منسٹر صاحب کا اور میرا حلقہ ساتھ ہیں۔ چونیاں جمبر روڈ شروع ہوئی اور بڑی مشکل سے سات کلومیٹر بنی ہے باقی روڈ تباہ حال ہے۔ ان کے اور میرے حلقے میں کوئی (ن) لیگ اور پی ٹی آئی کا مسئلہ نہیں تھا۔

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب بتا دیں کہ اُس روڈ پر کام کیوں روکا گیا ہے جبکہ وہ ongoing پراجیکٹ تھا۔ یقین کیجئے وہ سڑک تباہ ہو گئی ہے اور روزانہ اس پر accidents ہو رہے ہیں۔ منسٹر صاحب کی پہلی ذمہ داری یہ بنتی تھی کہ اُس کو مکمل کرتے چاہے اُس کو میں نے یا کسی نے بھی شروع کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ سوا ارب روپے کی لاگت کی سڑک ہے۔ شیخ علاؤالدین نے دس کروڑ روپے سے شروع کروا دی لیکن فنڈز دیئے نہیں حالانکہ میں نے اِن کے گاؤں والے portion کو مکمل کروا دیا ہے۔ اُس سڑک کا پہلا part مکمل ہو چکا ہے اور دوسرے part کا انشاءاللہ اگلے مہینے ٹینڈر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: سات کلو میٹر روڈ کی جو بات کر رہے ہیں کیا وہ پوری ہو گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ پوری ہو چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! باقی اکیس کلو میٹر کی سڑک ہے جو انتہائی اہم ہے اور یہ سڑک ان کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب اس کی لاگت سوا ارب روپے تھی تب انہوں نے شروع کروائی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوا ارب روپے نہیں بلکہ سوا دو ارب روپے تھی اور یہ اس کی تصحیح کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب پورے ضمنی سوال ہو گئے ہیں بلکہ تین سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس سوال نال ای related اے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں نے بھی عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلے سوال پر آپ دونوں بات کر لیجئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: جمالی سے کھاٹواں والی روڈ
کی مرمت اور موجودہ بجٹ میں مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2298: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جمالی سے کھاٹواں والی روڈ ضلع خوشاب کی مرمت کا منصوبہ اور اس کے لئے مالی سال 2018-19 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی اس روڈ کی مرمت کا کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس سڑک / روڈ کی مرمت کے لئے مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس پر کتنا کام ہو گا؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو مالی سال 2019-20 میں مکمل کرنے کے لئے رقم مختص کرنے اور اس کی مرمت کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 2017-18 میں جمالی تا کھاٹواں روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے 90.306 ملین روپے کا منصوبہ منظور ہوا تھا جس کے لئے 2017-18 میں 25.000 ملین روپے رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی۔ مالی سال 2018-19 میں 5.682 ملین رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی، اس سڑک کا 34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقایا ہے۔

(ب) مالی سال 2018-19 میں 5.682 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی۔ اس سڑک کا 34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقایا ہے۔

(ج) مالی سال20-2019 میں اس سڑک کے لئے 3.000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ فراہم کر دی گئی ہے اور یہ رقم خرچ ہو بھی ہو چکی ہے حکومت اس سڑک کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مطلوبہ فنڈز کی فراہمی پر یہ سڑک مکمل کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ تقریباً90 ملین روپے کی یہ چھوٹی سڑک تھی اور اس سڑک پر34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 66 فیصد کام بقایا ہے۔ یہ صحرائی علاقہ ہے اور میں نے18-2017 میں دو سڑکیں بجٹ میں رکھوائی تھیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اس سڑک پر پانچ کروڑ روپے کے قریب کام بقایا ہے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی categorically commitment دے دیں اور مہربانی کر کے ADP میں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس سڑک کے حوالے سے بتائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک تقریباً½12 کلو میٹر ہے۔ ساڑھے چھ کلو میٹر سڑک کا ٹینڈر ہونے کے بعد کام شروع ہے اور ان سے وعدہ ہے کہ یہ کام پورا کروائیں گے جبکہ اگلے حصے کا ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا اس لئے وہ فی الحال pending رہے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو کام یہ فرما رہے ہیں وہ34 فیصد کام already ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقایا ہے جس پر اس وقت½5 کروڑ روپے کی رقم درکار ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ بقایا کام کے لئے½5 کروڑ روپے کا وعدہ فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ نوٹ کر لیں گے جو رقم درکار ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے نوٹ کر لیا ہے اور ہم کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ایک سڑک جناب کے دورِ حکومت میں approve ہوئی تھی جس کو اگر آج ہم دوبارہ بنانے کی کوشش کریں تو شاید اتنی capacity نہ ہو کیونکہ اس کے لئے billions of rupees درکار ہوں گے۔ یہ لاہور سے دیپالپور تک دو رویہ سڑک ہے جو براستہ قصور جاتی ہے۔ جب سے وہ سڑک بنی ہے اُس کے بعد بدقسمتی سے اس سڑک کو کبھی بھی rehabilitate یا مرمت نہیں کیا گیا لیکن وہ دن بدن بُری طرح deteriorate ہو رہی ہے اور ملک محمد احمد خان بھی اس سڑک پر سفر کرتے ہیں۔ اگر اُس پر ہم نے فوری طور پر کچھ خرچ نہ کیا تو شاید نئے سرے سے اتنی بڑی رقم خرچ کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ I will take this opportunity اور منسٹر صاحب سے میں request کروں گا کہ آج وہ سڑک چند روپے لگنے سے repair ہو جائے گی لیکن بعد میں بھاری رقم درکار ہو گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی یہ بات بالکل صحیح ہے۔ چونکہ یہ کافی بڑا پراجیکٹ ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ خود جا کر وزیر اعلیٰ سے بات کر لوں گا کیونکہ یہ اجتماعی کام ہے اور پورے ضلع کا ہے لہٰذا اس کو کریں۔ ہم دونوں انشاءاللہ اکٹھے جا کر بات کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! لاہور قصور روڈ پر پیچ ورک کا کام کر دیا گیا ہے جبکہ قصور دیپالپور روڈ پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم کام شروع کرنے والے ہیں اور جیسے آپ فرما رہے ہیں تو جب آپ حکم کریں گے تو میں حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، حسن مرتضیٰ! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کر ریا ساں پَر قصور دی اپنی لڑائی اِچ ساڈا بقایا نہ بُھل جاون۔ جیہڑیاں ongoing سکیماں نیں اوہ ساڈے حلقیاں وِچ وی موجود نیں۔ کیا ایہہ حکم ساڈے واسطے وی اے یا صرف قصور دے واسطے اے؟

جناب سپیکر: میں generally پورے پنجاب کی بات کر رہا تھا کہ اس پالیسی کو change ہونا چاہئے جس کی آپ بنیاد رکھیں۔ آپ نے ماشاءاللہ بہت سی ایسی پالیسیوں کی بنیاد رکھی ہے جو پہلے نہیں تھیں۔ اس سڑک کو بنیاد بنا کر کوشش کریں تاکہ یہ سلسلہ کہیں تو ختم ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!میں سید حسن مرتضیٰ سے مل لیتاہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی جو سکیمیں رہ گئی ہیں وہ اُن کو بتا دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میں ضرور عرض کر دیاں گا۔ چنیوٹ فیصل آباد تے لاہور چنیوٹ روڈ بڑے عرصے توں ٹوٹیا ہویا اے لہٰذا ایہہ اوہدی انکوائری ای کر لین کہ روڈ ٹٹن دی وجہ کی اے؟ چلو اسیں (ن)لیگ آلیاں نوں پُچھی رکھاں گے۔ ایہہ کوئی طریقہ نئیں۔ اوہ main roads نیں تے اوہناں تے روزانہ accident ہوندے نیں۔

جناب سپیکر: انکوائری تو ہو جائے گی کیونکہ اس پر پیسے نہیں لگتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!کئی دفعہ ہوئی اے تے کہیا جاندا اے کہ پیسے رکھ دتے نیں پَر پتا نئیں اوہ پیسے کتھے جاندے نیں۔ وزیر صاحب ایہدا کجھ کرن۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!میں سید حسن مرتضیٰ سے مل کر اِن کو update کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب!یہ بھی کر دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!تساں حکم دے کے چنگیاں روایات قائم کیتیاں نیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!آپ یہ بھی کر لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سر گودھا تا خوشاب روڈ ون وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1198: **چودھری افتخار حسین**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سر گودھا تا خوشاب براستہ شاہ پور روڈ پر ٹریفک کا رش روز بروز بڑھ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کو manage کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ پر تیز رفتار، اوور لوڈنگ اور دیگر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکنے اس روڈ کو ون وے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے کہ سر گودھا خوشاب روڈ پر ٹریفک بڑھ رہی ہے۔ سال 2008 میں اس روڈ پر ٹریفک کی تعداد 4515 یومیہ تھی جو کہ بڑھ کر 10694 یومیہ ہو چکی ہے۔

(ب) ٹریفک کو manage کرنے کا انتظام محکمہ ٹریفک پولیس اور ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے ذمہ ہے اور ہائی وے پٹرولنگ پولیس کی چوکی چک نمبر 67 شمالی کے قریب قائم ہے۔

(ج) تیز رفتار ٹریفک اور اوور لوڈنگ کو روکنے کا اختیار سیکرٹری RTA اور محکمہ ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے متعلقہ ہے۔

جی ہاں! حکومت اس سڑک کو سر گودھا سے میانوالی تک دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے پہلے مرحلہ میں موجودہ مالی سال میں اس سڑک پر ضلع میانوالی میں دورویہ کا کام شروع ہو چکا ہے اور اگلے مرحلہ میں اس سڑک کو سر گودھا تک دورویہ کرنے کی تجویز ہے۔

اوکاڑہ: دیپالپور چوک کی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1263: **جناب منیب الحق**: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے وسط میں دیپالپور چوک کی سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے جس سے سکول اور دفاتر جانے والوں کے لئے بہت مشکلات اور وقت کا ضائع ہوتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اوور ہیڈ پل دیپالپور چوک کی تعمیر کا منصوبہ حکومت پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد مورخہ 31.03.2017 کو شروع ہوا۔ جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 762 ملین روپے ہے۔ پل کی تعمیر مئی 2018 میں مکمل ہو گئی جبکہ دیپالپور چوک کی شاہرات کی کشادگی و تعمیر کا کام واپڈا کے کھمبے ہٹانے کے بعد مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! شاہرات کی کشادگی و تعمیر کے بعد دیپالپور چوک میں ٹریفک کی روانگی میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آتی۔

(ج) دیپالپور چوک کی شاہرات کی کشادگی و تعمیر کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

دیپالپور تا اوکاڑہ روڈ کو ون وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1267: **جناب منیب الحق**: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور تا اوکاڑہ سنگل روڈ ہے جبکہ روڈ پر چلنے والی ٹریفک بہت زیادہ ہے؟

(ب) گزشتہ چھ ماہ کے دوران مذکورہ روڈ پر کتنے حادثات ہوئے اور ان میں کتنا جانی نقصان ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دورویہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو (ون وے) یعنی یک رویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! دیپالپور تا اوکاڑہ سڑک سنگل ہے جس کی موجودہ چوڑائی 32 فٹ ہے جو کہ 24فٹ کارپٹ اور 4+4فٹ TST شولڈرز پر مشتمل ہے۔ سڑک پر چلنے والی ٹریفک 14425 گاڑیاں روزانہ ہیں۔

(ب) مذکورہ سوال محکمہ پنجاب پولیس سے متعلقہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک دورویہ نہ ہونے کے باعث ٹریفک حادثات رونما ہو رہے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب پہلے ہی سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کے لئے منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں شامل کر چکی ہے اور یہ منصوبہ PPP (پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ) کے تحت شروع کیا جارہا ہے۔ منصوبہ اس وقت ابتدائی ٹیکنیکل رپورٹ و ڈیزائن کے مراحل میں ہے۔ مذکورہ منصوبہ کی باقاعدہ منظوری ہونے کے بعد اس پر کام شروع ہو گا۔

ضلع خانیوال: ریلوے پھاٹک

میاں چنوں تا چک نمبر 15L/125 سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1697: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے پھاٹک میاں چنوں تا چک نمبر 15L/125 (ضلع خانیوال) سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی اس کے لئے کتنا فنڈز کب کب منظور ہوا۔ کتنا کام موقع پر ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کے بقیہ حصہ کی جلد از جلد تعمیر کروانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور اس کے لئے مالی سال 2017-18 میں تین کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس سڑک پر TST کا کام ایک کلومیٹر تک مکمل ہو چکا ہے اور base course کا کام 3.5 کلومیٹر تک ہو چکا ہے جبکہ بقیہ 2.5 کلومیٹر حصہ پر ابھی تک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔

(ب) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر حکومت اس سڑک کے بقیہ کام کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تلمبہ چونگی میاں چنوں تا بائی پاس
میاں چنوں سڑک کی دو رویہ تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1699: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تلمبہ چونگی میاں چنوں تا بائی پاس میاں چنوں سڑک کو دو رویہ بنانے کے لئے منظوری ہوئی تھی یہ سڑک KKRP پروگرام کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے فنڈ بھی 6 کروڑ کا مختص ہوا تھا مگر موقعہ پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو ٹریفک کے بہاؤ کی وجہ سے دو رویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سکیم ADP 2017-18 میں شامل تھیKPRRPپروگرام میں نہ تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کے لئے مالی سال 2017-18 میں6 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکنtechnical sanctionنہ ہوسکی۔ الیکشن کمیشن کےbanکی وجہ سے مزید کارروائی (ٹینڈرز وغیرہ) نہ ہوسکے اور یہ سکیم مالی سال2018-19 میں بھی شامل نہ ہوسکی۔

اب یہ سکیمSustainable Development Goals Achievement Programme (SAP)پروگرام کے تحت زیر تعمیر ہے۔

(ج) اس سڑک کو دو رویہ بنانے کا کام موقع پر شروع ہوچکا ہے اور مکمل کر دیا جائے گا۔

سال2013-14 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ4سے گریڈ9تک بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1707: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال2013-14 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ4سے گریڈ9تک کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا مذکورہ محکمہ میں سال2013 میں مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال2013 میں ضلع اوکاڑہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کتنے ملازمین کو درجہ چہارم میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ اور تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں سال2013 کے بھرتی کردہ ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع اوکاڑہ کے بھرتی ملازمین کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14-2013 میں گریڈ 4 سے گریڈ 9 تک اوپن میرٹ پر کوئی بھرتی نہ کی ہے۔ تاہم Rule 17-A کے تحت جن ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	تاریخ بھرتی	جائے تعیناتی
سید عاصم علی	جونیئر کلرک	10-11-2014	بلڈنگز سرکل بہاولپور
محمد قاسم ولد بشیر احمد	نائب قاصد	15-08-2013	بلڈنگز ڈویژن نمبر 1 ملتان
ساجدہ بی بی دختر محمد سلیمان	جونیئر کلرک	12-12-2013	EDO ورکس اینڈ سروسز راولپنڈی

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سال 14-2013 میں بذریعہ اشتہار کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14-2013 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم میں کوئی بھرتی نہ کی ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14-2013 میں کوئی بھرتی نہ کی ہے جبکہ Rule17-A کے تحت بھرتی ہونے والے مندرجہ بالا ملازمین کو ریگولر کر لیا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14-2013 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم میں کوئی بھرتی نہ کی ہے۔

چنیوٹ تا لاہور روڈ کی تعمیر و مرمت و طبہ شاہ بہلول کے مقام پر پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1734: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور روڈ 10-2009 میں مرمت ہوا تھا۔ اس روڈ سے کراچی اور دیگر علاقوں سے آنے والی ٹریفک گزرتی ہے یہ ہائی وے شمار ہوتا ہے یہاں ٹول پلازہ بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے روزانہ لاکھوں روپے روڈ ٹیکس کی مد میں وصول ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لمبا عرصہ گزرنے اور بارشوں کی وجہ سے چنیوٹ سے ہرسہ شیخ تک اس روڈ کا حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کی رفتار بہت کم ہو کر رہ گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی روڈ پر ٹبہ شاہ بہلول کے مقام پر پل بیٹھ گئی ہے اور گہرا گڑھا بن گیا ہے، ڈرم رکھ کر ٹریفک کو کلوز کر دیا گیا ہے جس سے ٹریفک کی روانی میں دشواری پیش آرہی ہے اور اس پل کے ٹوٹنے سے کسی وقت بھی بہت نقصان ہو سکتا ہے؟

(د) حکومت اس پل کی تعمیر نو کروانے اور روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور (چنیوٹ پنڈی بھٹیاں) روڈ 10-2009 میں مرمت ہوا تھا۔ یہ ہائی وے شمار ہوتا ہے یہاں ٹول پلازہ بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے روڈ ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والے آمدنی سرکاری خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لمبا عرصہ گزرنے اور بارشوں کی وجہ سے چنیوٹ سے ہرسہ شیخ تک روڈ کا حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ Patchwork کا کام جاری ہے۔ مذکورہ سڑک کو سپیشل مرمت کی ضرورت ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ٹبہ شاہ بہلول کے مقام پر گہرا گڑھا بن گیا تھا لیکن اس ضمن میں عرض ہے کہ پل کے خراب حصہ کو مئی 2019 میں مرمت کر کے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے اور ٹریفک کی روانی میں کوئی دشواری نہ ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ پل کے خراب حصہ کو مئی 2019 میں مرمت کر کے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے اور ٹریفک کی روانی میں کوئی دشواری نہ ہے۔ اور روڈ کی روٹین مرمت کا کام جاری ہے۔

چنیوٹ تا فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1735: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ صوبائی حکومت پانچ سال تک چنیوٹ۔ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی منصوبہ بندی کرتی رہی ہے اور بجٹ 18-2017 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں اس روڈ پر بھاری اور ہلکی ٹریفک کی وجہ سے بہت زیادہ حادثات ہوئے جن میں سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں، ہزاروں لوگ زخمی اور اپاہج ہو گئے ہیں، اب بھی آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر بہت زیادہ ٹریفک کا رش ہوتا ہے اور اگر یہ روڈ از سر نو تعمیر ہو جائے تو ٹریفک کی روانی میں آسانی ہو جائے گی اور روڈ کافی منافع بخش بھی ہو گی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس روڈ کو ون وے کرنے کے منصوبہ پر عملدرآمد شروع کروا دے گی نیز اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی جا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سابقہ صوبائی حکومت پانچ سال تک چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی منصوبہ بندی کرتی رہی اور بجٹ 18-2017 میں 100 ملین رقم بھی مختص کی گئی تھی اور یہ رقم land acquisition کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کر دی گئی۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر رش کی وجہ سے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور اگر روڈ دورویہ ہو جائے تو ٹریفک حادثات میں کمی آسکتی ہے۔

(د) چنیوٹ سے لے کر فیصل آباد تک اس سڑک کی کل لمبائی 21.95 کلومیٹر ہے اور سال 2017-18 میں حکومت پنجاب نے اس کی فیز 1 جو کہ 10 کلومیٹر کی تھی اس کو دورویہ کرنے کی منظوری دی، جس کی کل Approved Cost 3009.00 ملین روپے تھی۔ جس میں سے حکومت پنجاب نے 100 ملین جاری کئے جس کی ادائیگی land acquisition کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کر دی گئی۔ سال 2018-19 میں یہ سکیم Un-Funded ہو گئی اور یہ کام شروع نہ ہو سکا۔ اب حکومت پنجاب اس سڑک کو، جو کہ فیصل آباد سے شروع ہو کر سرگودھا تک جاتی ہے، جس کی کل لمبائی تقریباً 62.00 کلومیٹر ہے۔ اس کو بنانے کا ارادہ (Public Privat Partnership Mode,PPP Mode) کے تحت رکھتی ہے جس پر پراسس جاری ہے۔

لاہور: بابو صابو انٹر چینج سے ملحقہ بند روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1737: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بابو صابو انٹر چینج لاہور سے ملحقہ بند روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ٹریفک کا شدید دباؤ ہوتا ہے اور وہاں سے گزرنے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور قیمتی گاڑیاں بھی تباہ ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ این ایچ اے اور رنگ روڈ اتھارٹی مذکورہ سڑک کی تعمیر سے انکار کر چکی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک عوام کی سہولت کے لئے مذکورہ سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بابو صابو انٹر چینج سے ملحقہ بند روڈ مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مذکورہ سڑک کے کچھ حصہ میں مرمت ہونے والی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر ٹریفک کا شدید دباؤ ہے مگر سڑک کی وجہ سے گاڑیوں کا کوئی نقصان نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) محکمہ ہذا نے مذکورہ سڑک کا پہلے ہی سروے کیا ہوا ہے اور شدید خراب حصے کو مرمت کر دیا گیا ہے۔ بقیہ رہ جانے والی مرمت فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1747: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کن کن سڑکوں کی مرمت اور تعمیر کر رہا ہے۔ ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں پر کام کب شروع ہوا تھا اور کب تک مکمل ہونا تھا؟

(ج) ان کے لئے سال 2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کس کس سڑک پر کام جاری ہے اور کس کس سڑک پر کام رکا ہوا ہے؟

(ہ) حکومت کب تک ان سڑکوں پر کام مکمل کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں جن سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام کر رہا ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں جن سڑکات کی تعمیر و مرمت کر رہا ہے ان کی تاریخ آغاز و اختتام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں سال 19-2018 میں ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے بجٹ میں مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ شیخوپورہ روڑ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1768: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کی دورویہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode پر ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے زمین کی acquisition اور محکموں کی یوٹیلٹی سروسز کی relocation بھی ہونا تھی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کے لئے land acquisition land، مختلف محکموں کی یوٹیلٹی سروسز کی ری لوکیشن اور سڑک کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی نیز ان پر کتنے اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کی دورویہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے۔ یہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode کے تحت ہونی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode پر ہونی ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے Land Acquisition اور محکموں کی یوٹیلٹی سروسز کی re-locaction بھی ہونی ہے۔

(د) اس سڑک پر یوٹیلیٹی کی شفٹنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ land acquisition کے لئے district price assessment committee کی میٹنگ بورڈ آف ریونیو کی ہدایت پر دوبارہ ہونا باقی ہے جس کے بعد بورڈ آف ریونیو کی منظوری درکار ہو گی اور ایوارڈ سنانے کے بعد زمین کی acquisition کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ مزید برآں وہ زمین جس کی acquisition درکار ہے اس پر قبضہ (Section-17/4 6) کے بعد روزنامچہ میں شائع کرنے کے بعد لیا گیا ہے۔ یوٹیلیٹی سروسز کی شفٹنگ اور زمین کی acquisition پر 1330 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین امراء سے
شہانہ لوک تک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1805: **محترمہ حمیدہ میاں:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین امراء سے شہانہ لوک تک سڑک کی تعمیر کی مورخہ 28۔ اگست 2017 کو انتظامی منظوری ہوئی اور اس پراجیکٹ کا مجموعی تخمینہ لاگت مبلغ 34 کروڑ 97 لاکھ روپے کا تھا ٹینڈرنگ مرحلے مکمل ہونے کے بعد اس سڑک کے ٹھیکیدار اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے درمیان جو معاہدہ مورخہ 3۔ جنوری 2018 کو ہوا اس معاہدے میں پہلے مرحلے میں سڑک کی تعمیر کے لئے مبلغ 10 کروڑ 71 لاکھ روپے کا تخمینہ لاگت لگا اور اس معاہدے کے مطابق مورخہ 2۔ جون 2019 تک اس سڑک کو مکمل ہونا ہے معاہدہ ہونے کے باوجود سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں 67.172 ملین روپے کی بجائے 12.121 ملین روپے مختص کئے گئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس منصوبے کے پہلے مرحلے کو مکمل کرنے کے لئے اور ٹھیکیدار اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے درمیان ہونے والے معاہدے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں جو

منصوبے موجود ہیں لیکن کسی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہو سکے کیا ان غیر استعمال شدہ فنڈز میں سے فنڈز اس منصوبہ کے لئے فنڈ ز ایڈ جسٹ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) سڑک کی خستہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کی تکمیل کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں محکمہ اس کے لئے کتنی رقم مختص کرے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے انتظامی منظوری مورخہ 28۔اگست 2017 کو دی گئی جس کی مالیت 34 کروڑ 97 لاکھ 66 ہزار روپے مقرر کی گئی۔ یہ بھی درست ہے کہ پہلے مرحلے کو مکمل کرنے کے لئے اس سڑک کا ٹینڈر مورخہ 15-12-2017 کو ہوا جس کی مالیت 10 کروڑ 71 لاکھ 72 ہزار روپے تھی جبکہ کام مورخہ 03-01-2018 کو الاٹ ہوا جس کی مدت تکمیل چھ ماہ تھی جو کہ مورخہ 03-07-2018 کو ختم ہوگئی۔ یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں ایک کروڑ 12 لاکھ 12 ہزار روپے مختص کئے گئے جبکہ مہیا کردہ 90 لاکھ 91 ہزار اس منصوبہ پر مکمل طور پر خرچ کر دیئے گئے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے منصوبوں کا غیر استعمال شدہ فنڈز ان منصوبوں کو دیا گیا جن کو مالی سال 19-2018 میں قلیل اضافی مالیت کے ساتھ مکمل کیا جا سکتا تھا۔

(ج) پہلے مرحلے کے alloted کام کے لئے ایک کروڑ 50 لاکھ روپے مالی سال 20-2019 میں مختص کئے گئے ہیں جس کو 4 کروڑ 50 لاکھ کی اضافی رقم کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے کے لئے فی الحال کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

ساہیوال: قطب شہانہ پل کی تعمیر، لاگت اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1930: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کب تعمیر ہوا اس پر کتنی لاگت آئی یہ کب آپریشنل ہوا اور آمد ورفت کے لئے کب کھولا گیا آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب سے پل تعمیر ہوا کوئی ٹال ٹیکس وصول نہ کیا گیا اور نہ ہی لاگو کیا گیا تھا تاکہ عوام الناس پر بوجھ نہ پڑے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ٹال ٹیکس وصولی بذریعہ محکمہ شروع کی ہے۔ جس میں خُوردبُرد ہورہی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک اس پل پر تمام سہولیات بجلی اور پانی فراہم کرنے اور نیلامی ٹھیکہ کا ارادہ رکھتی ہے اس بابت مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن ساہیوال کی طرف سے مہیا کی گئی معلومات کے مطابق قطب شہانہ پل کی تعمیر مورخہ 23.10.2013 کو شروع ہوئی اور مورخہ 22.01.2015 مکمل ہوئی۔ اس پر مبلغ -/917.739 ملین روپے لاگت آئی اور یہ مورخہ 22.10.2015 کو آپریشنل ہوا اور آمد ورفت کے لئے کھول دیا گیا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مورخہ 10.12.2018 تک مذکورہ پُل پر کوئی ٹال ٹیکس لاگو نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی وصول کیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ لاہور کے حکم بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOH-V (C&W)2-9/2018-19 مورخہ 10.12.2018 کے تحت مورخہ 11.12.2018 کو محکمانہ عملہ کے ذریعے ٹال ٹیکس کی وصولی شروع کی گئی اور 24 گھنٹے (صبح 9:00 بجے سے اگلے دن صبح 9:00 بجے تک) میں جمع ہونے والا کیش بذریعہ چالان نیشنل بنک مین برانچ ساہیوال میں جمع کروایا جاتا رہا ہے جس میں کسی قسم کی کوئی خوردبُرد نہ کی گئی ہے۔

(د) مذکورہ پل پر بجلی اور پانی کی تمام سہولیات پہلے ہی میسر ہیں جبکہ مالی سال 20-2019 کے لئے اس کی نیلامی کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور مورخہ 01.07.2019 سے بذریعہ کنٹریکٹر ٹال ٹیکس کی وصولی شروع ہو چکی ہے۔

ضلع بہاولپور: تحصیل حاصل پور کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1989: جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رواں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں تحصیل حاصل پور (بہاولپور) کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اڈا چھوناوالا سے 198 چک مراد اور حاصل پور سے شیلی روڈ گاؤں تک سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس کی مرمت کب تک ہو گی۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت جنوبی پنجاب کے ضلع بہاولپور میں سڑکوں کے حوالے سے کوئی نیا منصوبہ دے رہی ہے۔ اگر ہاں اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں تحصیل حاصل پور (بہاولپور) کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ 36.651 ملین روپے اور مرمت کی مد میں 2.293 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان سڑکات کی بحالی فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی۔

(ج) حکومت پنجاب نے ضلع بہاولپور میں سڑکوں کے حوالے سے نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام شروع کر دیا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: امامیہ کالونی شاہدرہ پھاٹک پر اوور ہیڈ برج بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2032: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امامیہ کالونی شاہدرہ پھاٹک لاہور پر گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے خصوصاً یہاں ایمبولینس کا ٹریفک میں پھنسے رہنا معمول بن چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہاں اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، حکومت اس منصوبے پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ پھاٹک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ایک سڑک N5 پر واقع ہے۔

(ب) یہ سڑک وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اس لئے حکومت پنجاب میں کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

بورے والا چیچہ وطنی مین روڈ
کو شیخ فاضل سے چیچہ وطنی تک دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2041: **رانا ریاض احمد**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا چیچہ وطنی روڈ مین روڈ ہے اور یہ جنوبی پنجاب کے اضلاع تک جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر سابقہ دور میں اسے دورویہ بنانے کا کام شروع ہوا لیکن وہ بورے والا تا شیخ فاضل تک ہی بن سکی اور شیخ فاضل سے چیچہ وطنی ابھی تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس سڑک کا بقیہ حصہ دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ بورے والا چیچہ وطنی روڈ مین روڈ ہے اور یہ جنوبی پنجاب کے اضلاع تک جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے یہ سڑک اس وقت درست حالت میں ہے اور M&R ہائی وے ساہیوال کے زیر کنٹرول ہے اور ہاں اس کی اہمیت کے پیش نظر سابقادور میں اس کو دورویہ بنانے کا کام شروع ہوا جو کہ ADP سکیم تھی اور یہ ضلع وہاڑی کی حدود صرف بورے والا شیخ فاضل تک منظور ہوئی تھی اور بورے والا تا شیخ فاضل تک مکمل بھی ہو گئی تھی۔باقی سڑک شیخ فاضل سے چیچہ وطنی 30فٹ چوڑی ہے اور اس کا دورویہ ہونا بہت ضروری ہے۔

(ج) سڑک انتہائی اہمیت کی حامل ہے لیکن ابھی تک یہ کسی بھی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

گجرات: تحصیل سرائے عالمگیر ہیڈ جگو تا ہیڈ رسول براستہ نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***2108:جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں ہیڈ جگو تا ہیڈ رسول (منڈی بہاؤالدین) براستہ نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر سے آج تک اسکی مرمت (پیچ ورک) کا کوئی کام بالکل بھی نہیں ہوا جس کی وجہ سے سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کی حالت انتہائی خراب ہونے کی وجہ سے اس سڑک پر آئے روز ٹریفک حادثات رونما ہوتے ہیں جس سے کئی قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے نیز ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک ڈکیتیوں کی وارداتوں کا بھی سبب بن رہی ہے؟

(د) کیا مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بطور خاص کوئی فنڈز مختص کئے گئے تھے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ہیڈ جگو تا ہیڈ رسول براستہ نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر و مرمت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اگر ہاں تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک مالی سال 92-1991 میں محکمہ شاہرات نے تعمیر کی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ سڑک پر مالی سال 19-2018 میں پیچ ورک کا کام ہوا تھا اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں بھی اس سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ سڑک کلومیٹر نمبر 8.00 1 تا 41.00 مکمل پیچ فری ہے۔ جبکہ بقایا سڑک از کلومیٹر نمبر 44 تا 54 خستہ حالت میں ہے۔ جس کا سپیشل ریپئر کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر جون تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(د) محکمہ ہائی وے M&R ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کے کے پاس سڑکوں کے فنڈز انفرادی کی بجائے بلاک ایلوکیشن کی صورت میں آتے ہیں سڑک ہذا کی خصوصی مرمت کے لئے تخمینہ لاگت مبلغ 330.000 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ جو نہی فنڈز میسر ہوں گے اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کی سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2195: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا تک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے اور اس میں گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں شدید رکاوٹ پیش آرہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت اور درستی کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ کا بصیر پور تا پل راجباہ تیجیکا تک سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔ اور اس میں گڑھے پڑ چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ اس ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ رواں مالی سال 2019-20 میں فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک مرحلہ وار مرمت کر دی جائے گی۔

صوبہ بھر میں ایم اینڈ آر کے تحت سڑکوں کی مرمت اور راولپنڈی میں دو ڈویژن کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2316: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

M&R کے تحت پورے صوبہ میں کتنی رقم مالی سال 2018-19 میں صرف کی گئی نیز ضلع راولپنڈی میں واقع M&R میں دو ڈویژن کو کتنی رقم فراہم کی گئی اور اس رقم سے کون کون سی سڑکیں مرمت کی گئیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

ہائی وے ڈویژن M&R نمبر 1 راولپنڈی کو سال 2018-19 میں 428.717 ملین روپے دیئے گئے۔ جس میں سے 427.195 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں اور ہائی وے ڈویژن M&R نمبر 2 راولپنڈی کو سال 2018-19 میں 261.548 ملین روپے دیئے گئے۔ جس میں سے 258.021 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: پیپلی والا تاماہان چٹھہ روڈ کی تعمیر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***2330: محترمہ شاہین رضا:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیپلی والا تاماہان چٹھہ روڈ گوجرانوالہ جو کہ سیالکوٹ گوجرانوالہ موٹروے تک جاتی ہے اس کی تعمیر از سر نو سی پیک کے تحت ہونی تھی؟

(ب) اس روڈ کے لئے کتنی رقم مالی سال 2018-19 میں مختص کی گئی ہے اور آئندہ مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم مختص کی جائے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک پر موٹروے کا انٹر چینج ہے جس کی وجہ اس کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر از سر نو جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ پیپلی والا تاماہان چٹھہ روڈ گوجرانوالہ کو لاہور سیالکوٹ موٹروے سے ملاتی ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 26.50 کلومیٹر ہے۔ تاہم اس سڑک کا ایک حصہ، ایمن آباد سے ماہان چٹھہ تک، سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 کے تحت از سر نو زیر تعمیر ہونا ہے۔ جس کی لمبائی 14.50 کلومیٹر ہے۔ جس کی انتظامی منظوری مورخہ 2019-11-12 کو 705.115 ملین روپے کی ہو چکی ہے اور اس کے لئے ٹینڈرز مورخہ 2019-12-16 کو مدعو کر لئے گئے ہیں اور ورک الاٹ کر دیا گیا ہے۔

(ب) اس روڈ کے لئے مالی سال 2018-19 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔ البتہ اس سڑک کے لئے مالی سال 2019-20 کی ADP میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) اس سڑک پر فی الحال موٹروے کا انٹر چینج موجود نہ ہے البتہ موٹر وے اتھارٹی / NHA کو اس سڑک کی منظوری کے بعد انٹر چینج کی تعمیر کرنا ہو گی جس سے اس سڑک کی افادیت بڑھ جائے گی۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل کر دی جائے گی۔

ساہیوال: بونگہ حیات روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***2369: جناب خضر حیات:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال بونگہ حیات روڈ جو کہ تین اضلاع کی مشترکہ سڑک ہے ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن شریف کو آپس میں ملانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اس پر بہت سے حادثات رونما ہو چکے ہیں اور روزانہ ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت روڈ کو فی الفور مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک تین اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کو آپس میں ملانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاہم یہ درست نہ ہے کہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اس پر حادثات رونما ہوتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت رواں مالی سال سے مذکورہ سڑک کی مرحلہ وار مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع مظفر گڑھ: مالی سال 19۔2018
میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء

***2427: جناب نیاز حسین خان:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 میں ضلع مظفر گڑھ کے لئے سڑکوں کی maintenance اور repairing کی مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) ضلع مظفر گڑھ کو اس مالی سال میں کتناmaintenance اور repairingکی مد میں فنڈز فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس فنڈز سے ضلع مظفر گڑھ کی کون کون سی سڑک اور روڈ کیmaintenanceاور repairingکی جائے گی ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بلاک ایلوکیشن کی صورت میں مبلغ476.70ملین روپے دوران مال سال19-2018 میں ہائی وے (ایم اینڈ آر)ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے لئے مختص کئے گئے جس میں چار اضلاع راجن پور، ڈیرہ غازی خان، لیہ اور مظفر گڑھ شامل ہیں اور ضلع مظفر گڑھ میں 122.182ملین روپے سڑکات کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) اب تک اس سلسلے میں کوئی فنڈز جاری نہیں ہوئے۔

(ج) فنڈز کی موجودگی کی صورت میں تخمینہ مرمت سڑکات / روڈز لگایا جاتا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ دونوں فیصلہ کر لیں کہ کس نے بات کرنی ہے؟

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر816 محترمہ خدیجہ عمر کی تھی جو پڑھی جا چکی ہے۔ آج منسٹر سکولز ایجوکیشن آئے ہیں لہٰذا وہ اس کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ 26-12-2019 کی تحریک التوائے کار ہے لہٰذا آپ محکمہ کو کھینچیں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ مجھے پانچ منٹ دیں، میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا کیا فیصلہ ہوا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب طارق مسیح گل بات کرتے ہیں۔

تحصیل چونیاں میں مسیحی نوجوان کا قتل

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس نئے پاکستان میں جو نئے نئے کام ہو رہے ہیں ان کاموں میں سے ایک کام 25۔ فروری کو ہوا تھا جس کے بارے میں آج میں اس ایوان میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ 25۔ فروری 2020 کو تحصیل چونیاں ضلع قصور میں گاؤں بگیانا کے اندر ایک مسیحی نوجوان جس کا نام سلیم مسیح ولد غفور مسیح ہے اور گاؤں بگیانا کا رہنے والا وہ شخص توڑی کی ٹرالی پر کام کرتا تھا۔ وہ شخص ایک ٹیوب ویل پر نہانے کے لئے گیا تو اس نئے پاکستان کے اندر ایک نئی بات نے جنم لیا کہ اس معصوم نوجوان کو وہاں کے نام نہاد شیر اڈوگر اور اس کے ساتھیوں نے اس وجہ سے قتل کر دیا کیونکہ وہ کرسچیئن کمیونٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس کو سنگل سے باندھ کر منہ پر تھپڑ مارے، ٹھڈوں اور لوہے کی سلاخوں سے مار کر کہا گیا کہ تم کرسچیئن ہو۔ انہوں نے سلیم کو کہا کہ تم چُوڑھے ہو، تم نے اس پانی کو گندا اور پلید کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی یہاں کرسچیئن ہی بول رہا ہوں۔ آج میں اس بات کا ہاؤس کے اندر برملا اعلان کرتا ہوں کہ نیا پاکستان کیا minorities کو دبانے کے لئے ہے اور کیا کسی بھی جگہ پر نہانے سے منع کرنے کے لئے یہ بات کہنا ضروری تھی کہ تم نے پانی کو پلید اور گندا کر دیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں اور میری بات سن لیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات پوری ہو گئی ہے۔اب میں بات کر رہا ہوں تو رولز کے مطابق آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔ دیکھیں، یہ آپ کا صرف پوائنٹ آف آرڈر ہے جبکہ آپ کی تحریک استحقاق، قرارداد یا کوئی تحریک التوائے کار پہلے سے نہیں آئی لیکن پھر بھی ہم اس کو take up کر رہے ہیں۔ کیا آپ ایک منٹ ذرا بیٹھیں گے نہیں ؟یا دو جگہ سپرنگ لگ گئے نیں او تھے تے ہے سی ایتھے وی آ گئے۔ تشریف رکھیں اور اب بات سن لیں ناں ذرا۔ جناب محمد بشارت راجہ !میرے خیال میں آپ کو اس واقعہ کا پتا بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی ہم تک اس واقعہ کی کوئی معلومات آئی ہیں اور یہ واقعہ کس تاریخ کو ہوا ہے ؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!25۔فروری2020 کو واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ 25۔فروری2020 کا واقعہ ہے تو دیکھیں آج کیا تاریخ ہے ؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!میں نے دو تین دفعہ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے floor نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے بلکہ آپ کو ایک process کے تحت لانا چاہئے تھا اور اگر آپ کو اس process کا نہیں پتا تو آپ کے ساتھ جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ لیتے اور کسی طریقے سے اسے جمع کرواتے ناں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، اب آپ بیٹھیں۔یہ واقعہ 25۔فروری2020 کا ہے۔جناب محمد بشارت راجہ !اس کو کل take up کر لیتے ہیں اور in the meanwhile آپ اس کی انکوائری کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !اگر معزز ممبر مجھے لکھ کر دے دیں کیونکہ آج بھی تقریباً معزز ممبر میرے ساتھ ایک گھنٹہ بیٹھے رہے ہیں تو اگر اتنا ہی نازک معاملہ تھا تو یہ مجھے بتاتے اور میں۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں ایک دوسرے واقعہ کی بات کرنے کے لئے ان کے پاس گیا تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے میری بات تو سن لیں ناں کیونکہ میں بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل! میں آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہا کیونکہ لاء منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ آپ نے مسئلہ حل کرانا ہے یا point scoring کرنی ہے؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مسئلہ حل کرانا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی معزز ممبر ایک گھنٹہ میرے ساتھ بیٹھے رہے ہیں۔ ان کا کوئی اور issue تھا، اس سے پہلے کل بھی یہ میرے پاس بیٹھے رہے ہیں اور پرسوں بھی ان سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی اتنا ہی sensitive issue تھا جس میں انہیں اتنا زیادہ concern تھا تو مجھے بتاتے اور میں باقاعدہ اس ایوان میں رپورٹ لے کر آ جاتا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ہم اس معاملے کو کل take up کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ایک چیز پر objection ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں irrespective of اپنی religious affiliation سارے ممبران کا استحقاق برابر ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بلا جواز کھڑے ہو کر ایک شخص سے متعلق issue کھڑا کر دینا کہ کسی دوسرے نے

"نئے پاکستان میں اور نئے پاکستان والوں میں یہ ہو گیا ہے۔"

جناب سپیکر! کیا اسے تحریک انصاف نے قتل کیا ہے؟ خدا کے لئے ایسی باتیں point scoring کے لئے نہ کیا کریں۔ اگر آپ کا genuine concern ہے تو بتائیں ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس واقعہ کے حوالے سے کل باقاعدہ رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اقتدار بات کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: نہیں، اب اس کے اوپر کوئی بات نہیں ہو گی۔ جناب محمد بشارت راجہ! کل اس معاملے کو take up کریں اور جس جگہ کا واقعہ ہے وہاں کے پولیس افسران کو بھی یہاں بلائیں۔ یہ طے ہو گیا ہے کہ پولیس والوں کو بھی بلایا جایائے اور اسے seriously take up کیا جائے۔ اب اس کے اوپر کوئی بات نہیں ہو گی۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ Motion consideration کے لئے move ہو چکا تھا اور آپ نے سوال بھی put کر دیا تھا کہ کورم پوائنٹ آف ہو گیا لیکن میں دوبارہ move کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری کافی ترامیم ہیں۔

جناب سپیکر: جو ابھی آئی ہے وہ آپ move کریں ناں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے اس لئے اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ ہم نے جتنی ترامیم دی تھیں وہ اسمبلی کے Rules of Procedure کے مطابق تھیں کیونکہ ہم جو بھی ترامیم دیتے

ہیں ان کو اسمبلی Rules of Procedure کے مطابق اسمبلی سیکرٹریٹ کو full fledge اسی طرح as it is take up کرنا چاہئے۔ اگر اسمبلی کا سٹاف یا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ take up نہیں کرنی تو اس سلسلے میں ہمیں in writing convey ہونا چاہئے کہ ہماری یہ amendments relevant نہیں ہیں یا ہماری ترامیم اس وجہ سے take up نہیں کر رہے۔

آپ دیکھیں کہ ہماری جو ترامیم پہلے take up ہوئی ہیں اس میں ایک 3 اور 11 جو ترامیم ہیں وہ انتہائی اہم ہیں جس میں stakeholders یعنی ڈاکٹرز ہیں، ہم نے اتنی محنت کی اور انہیں بھی بلایا اور وہ سارے آئے لیکن اس کے باوجود دونوں amendments exclude کر دی گئی ہیں جن کے متعلق ہمیں آج تک تحریری طور پر convey نہیں کیا کہ وہ ترامیم exclude کیوں کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! بل کے حوالے سے میں بتاؤں کہ ہم 1973 کے آئین کے تحت چل رہے ہیں اور اگر ہم اس آئین کے contradictory کوئی بھی law بناتے ہیں یا ہم اسمبلی کے Rules of Procedure کے خلاف جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم وہ کر ہی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آئین کی کون سی شق ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 1973 کے آئین کے شق 9 کی بات کر رہا ہوں جسے میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اس شق کو پڑھ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ:

Security of Person:-

No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law

جناب سپیکر! یہ اس لئے ہے کہ ہیلتھ کی ذمہ داری state کی ہے اور state نے اپنے لوگوں کی life کو سکیورٹی provide کرنی ہے۔ MTI سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ ہے بلکہ اس کے ساتھ allied hospitals جو ہیں یعنی جتنے ٹیچنگ ہسپتال attach ہیں ان کو بھی privatize کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم privatize نہیں کر رہے۔ مجھے پتا ہے جناب محمد بشارت راجہ کا یہی جواب آئے گا لیکن سپیکر صاحب آپ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ autonomous body بنانا privatize کرنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! یہ body autonomous بنا رہے ہیں تو میں یہ حلفاً کہہ رہا ہوں کہ میں آج جنرل ہسپتال سے ہو کر آیا ہوں کہ میرے علاقے سے دو مریض آج صبح جنرل ہسپتال میں آئے ہیں جو کہ غریب لوگ ہیں اور وہاں پر پڑے ہیں۔ پورے پنجاب کے اگر کسی کونے میں کوئی حادثہ ہوتا ہے یا کسی کو کوئی بیماری ہوتی ہے تو ان مریضوں کو لے کر ہم لاہور میو ہسپتال میں آتے ہیں، کسی کو جنرل ہسپتال لے کر آتے ہیں، کسی کو جناح ہسپتال میں لاتے ہیں، ان مریضوں کو سرگودھا ہسپتال لے کر آتے ہیں یا ان کو لے کر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جاتے ہیں جو کہ سارے ہسپتال غریبوں کے لئے ہیں۔ آپ کی آبادی کے 50 فیصد لوگ below poverty line زندگی بسر کر رہے ہیں، 40 فیصد لوگ middle class سے ہیں اور maximum دس فیصد لوگ elite class سے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا قدم اٹھا رہے ہیں کہ صوبے کے سارے لوگوں سے ان کا جینے کا حق چھین رہے ہیں۔ یہ آئین کے آرٹیکل 9 کی violation کر رہے ہیں جو کہ نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے آپ کا مؤقف آ گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ ایک Estacode ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ establishment code ہے۔ سول سرونٹس ایکٹ 1974 کے تحت تمام گورنمنٹ ملازمین کو اُن کی سروس کی protection ہوتی ہے اس لئے کوئی بندہ ایک ٹھڈے کے ساتھ ان کی

نوکری ختم نہیں کر سکتا لیکن اس بل کے ذریعے ایک ٹھڈے سے اُن کی نوکریاں ختم کی جا رہی ہیں۔ کچھ یونیورسٹیاں جب autonomous body بنیں جن میں گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج فیصل آباد اور سرگودھا کی یونیورسٹی شامل ہیں ان میں لوگوں کو option دی گئی تھی لیکن اس بل میں لوگوں کو option ہی نہیں دی گئی کہ وہ کیا کریں گے۔ آپ یہاں سے ہیلتھ کا بجٹ منظور کرتے ہیں لیکن گورنمنٹ کے ڈاکٹرز، پیرامیڈکس اور نرسز کے لئے اتنے لوگ بیٹھے ہیں ان کے لئے کوئی mind ہی apply نہیں ہو رہا ہے۔ یہ بل خیبر پختونخوا میں پٹ چکا ہے، یہ ماڈل خیبر پختونخوا میں پٹ چکا ہے۔ وہاں تو لوگ مر رہے ہیں، وہاں ہر روز ہڑتالیں ہو رہی ہیں، ہر روز ہسپتال بند ہو رہے ہیں اور وہی ماڈل یہاں لایا جا رہا ہے۔ ایک جگہ وہ ماڈل ناکام ہو چکا ہے اور دوسری جگہ پنجاب جیسے صوبے میں لایا جا رہا ہے۔ خیبر پختونخوا تو چھوٹا سا صوبہ ہے اس بل کے ذریعے تو آپ پنجاب میں تباہی پھیلا رہے ہیں۔ یہ کرونا وائرس سے بڑی disease ہے اور یہ کرونا وائرس سے بڑا وائرس ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ اس کو ضد نہ بنائیں۔ اس بل میں ڈھیر ساری خامیاں ہیں۔ یہ جو بورڈ بنا رہے ہیں اس میں انہوں نے ایک شق رکھی ہے کہ اس بورڈ میں کوئی گورنمنٹ سرونٹ نہیں آ سکتا۔ اس پالیسی بورڈ یا گورنرز بورڈ میں کوئی گورنمنٹ سرونٹ نہیں ہوگا اس طرح یہ اپنے من پسند لوگوں کو ہسپتال دینے جا رہے ہیں۔ اس میں کوئی eligibility نہیں ہے حالانکہ بورڈ کی eligibility ہونی چاہئے۔ ہم بھی graduate ہونے کی وجہ سے یہاں اسمبلی میں آئے ہیں کیونکہ eligibility کی ایک شق تھی۔ جب کوئی شخص کسی جگہ جاتا ہے تو اس کی کوالیفکیشن کو دیکھا جاتا ہے یہاں تک کہ peon کی بھی کوالیفکیشن کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ بورڈ بنا رہے ہیں، یہ پالیسی بورڈ بنا رہے ہیں لیکن اس بل کے تحت بورڈ میں کسی کی بھی eligibility نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا point آ گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس بل کو پبلک کے سامنے لے جائیں یہاں سے اس کو withdraw کریں۔ اس پر ایک دفعہ پھر سوچا جائے اور پنجاب میں تباہی نہ پھیلائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! پھر اس پر آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس پر لوگوں کو بولنے دیں، آج آپ بولنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری بات سنیں۔ اس کے اوپر ڈاکٹر صاحب بول لیں آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس میں ہم نے بھی ترامیم دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ایک ہی بات ہے جناب محمد وارث شاد نے بات کر لی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ ایک بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آگے بھی ترامیم ہیں اس طرح نہ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ معاملہ ہائی کورٹ میں subjudice ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے۔ اگر یہ ہائی کورٹ میں ہوتا تو آج یہ بل یہاں نہ آتا۔ جو چیز صحیح ہے اس کا مجھے بھی پتا ہے۔ اگر یہ ہائی کورٹ میں ہوتا تو پھر میں نے take up ہی نہیں کرنا تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر یہ ہائی کورٹ میں نہیں ہوگا تو پھر میں resign کر دوں گا، یہ ڈاکٹر صاحبہ resign کر دیں یا پھر میں resign کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا آپ بیٹھ جائیں۔ میں بات ہی نہیں کروں گا جب تک آپ نہیں بیٹھیں گے۔ اب آپ تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ جتنے بھی ممبران کھڑے ہیں میں آپ سب کو بات کرنے کی اجازت دے دوں گا لیکن آپ یہ طے کر لیں کہ اب کون بات کرے گا۔ انہوں نے ایک پوائنٹ پر بات کر لی ہے آگے آپ کی بہت ساری ترامیم بھی ہیں۔ اس پر بات ہو گئی ہے اگلی ترمیم پر ڈاکٹر صاحب بات کر لیں، اس کے بعد جناب سمیع اللہ خان بات کر لیں، پھر جناب خلیل طاہر سندھو بات کر لیں اس کے بعد پھر خواجہ سلمان رفیق بات کر لیں کیونکہ یہ خود بھی اس پر کام کرتے رہے ہیں۔ میں کہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب کے بعد خواجہ سلمان رفیق کو ٹائم دینا چاہئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اگلی ترمیم پر بات کر لینا اب خواجہ سلمان رفیق کو بات کرنے دیں۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ یہ بہت اہم بل ہے اس کو جلدی میں منظور نہ کیا جائے۔ اگر اس پر مزید بھی گفتگو کرنی پڑے تو کرنی چاہئے بلکہ اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ اس کے ایک ایک جزاور ایک ایک کلاز کو discuss کرنے کے بعد اسے منظوری کی طرف لے کر جانا چاہئے۔ جو اپوزیشن نے ترامیم جمع کروائی ہیں اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ MTI Bill کے حوالے سے بہت سی reservations ہیں۔ ہسپتالوں کا سٹاف، ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور درجہ چہارم کے ملازمین، ٹیچرز، consultants اور فارماسسٹ جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں وہ اس بل کے خلاف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو لاکھوں لوگ ہر روز ہسپتالوں میں جاتے ہیں ان کی اور ہماری بھی اس حوالے سے بہت سی reservations ہیں۔ یہاں پر معزز ہائی کورٹ کی بات کی گئی اس میں کہا گیا تھا کہ ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کی جائے۔ ضرور بیٹھ کر بات چیت کی گئی ہو گی لیکن اگر گورنمنٹ یہ فیصلہ کر لے کہ ہم نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹنا اور ہم نے ایسوسی ایشن کی بات ہی نہیں سننی اور ہم نے اپوزیشن کی بھی بات نہیں سننی تو پھر اس گفتگو کا، اس negotiation کا، اس sitting کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! کل بھی protest تھا۔ جناب محمد بشارت راجہ نے ان سے ملاقات کی تھی اور منسٹر صاحبہ نے بھی ان سے ملاقات کی ہو گی لیکن بدقسمتی سے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ PKLI کی جب یہاں پر قانون سازی کی جا رہی تھی اس وقت بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ آپ ایسے قانون اس بنیاد پر پاس نہ کریں کہ پچھلی حکومت نے کوئی پراجیکٹ تیار کیا تھا اور اس کی وجہ سے اس کے standards compromise ہیں۔

جناب سپیکر! آج دیکھیں کہ PKLI جس میں اربوں روپے لگا تھا لیکن لیور ٹرانسپلانٹ کے ٹارگٹ پر وہ ابھی بھی functional نہیں ہو سکا حالانکہ اس کی اس صوبے کو، اس ملک کو اور اس قوم کو بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ MTI ایکٹ کا فائدہ اسی صورت میں ہو گا جب ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈکس، ٹیچرز، consultants اس کو دل سے قبول کریں گے اور قبول کرنے کے بعد اپنی services کو بہتر کریں گے۔ اس بل میں بہت سے ابہام ہیں۔ MTI کو خیبر پختونخوا میں بھی نافذ کیا گیا اور جس طرح جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ وہاں پر یہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ وہاں پر عام مریضوں پر اخراجات بہت زیادہ بڑھا دیئے گئے۔ اگر وہ ایکٹ اتنا ہی کامیاب ہوتا تو آج پورے خیبر پختونخوا میں کوئی انسٹیٹیوٹ جو autonomous تھا وہ ایک چلڈرن ہسپتال بنا دیتا۔

جناب سپیکر! آج وہاں پر لیور ٹرانسپلانٹ کا پروگرام شروع کر دیا جاتا کیونکہ ساڑھے چھ سات سال سے وہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت ہے۔ Bonmarrow transplant کو شروع کر دیا جاتا۔ وہاں پر congenital heart disease جو بچوں کے دل میں سوراخ ہوتا ہے اس پر کام شروع کر دیا جاتا۔ وہاں پر پولیو، ڈینگی کی جو صورتحال ہے پولیو worst ہے پوری دُنیا میں کیونکہ EPI کی coverage ہے وہ انتہائی low ہے۔ یہ institutes اصل میں think-tank کا کردار ادا کرتے ہیں، پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ سسٹم کو guideline فراہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس بل میں بے شمار gaps ہیں۔ اگلی بات جناب محمد وارث شاد نے یہ کی تھی کہ ٹیچنگ سٹاف کو جب ہم institutional cadre میں ضم کریں گے، جو سرکار میں رہنا چاہے گا وہ deputation count ہو جائے گا اور جو institute میں ضم ہونا چاہے گا وہ institute کے cadre میں آجائیں گے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں جتنے بھی میڈیکل کالج ہیں جو بڑے شہر ہیں وہاں جب ہم کسی کو promote کرتے ہیں SR سے AP اور AP سے ایسوسی ایٹ یا ایسوسی ایٹ سے پروفیسر کرتے ہیں تو پالیسی کے تحت ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی سے پروموشن کے بعد چھ ماہ یا سال کے لئے لوگوں کو باہر بھیجتے ہیں تاکہ faculty کے short fall کو پورا کیا جا سکے۔ جب ٹیچنگ سٹاف کا cadre

انسٹیٹیوٹ میں ضم ہو جائے گا تو پھر ساؤتھ پنجاب یا اپر پنجاب میں جتنے بھی میڈیکل کالج ہیں وہاں پر gap آ جائے گا اور PMDC کی compromise scoring ہونا شروع ہو جائے گی۔ یہاں پر one line grant کی بات کی گئی۔ One line grant بہت اچھی چیز ہے آپ کے دور میں اور مسلم لیگ (ن) کے دور میں ٹیچنگ ہسپتالوں کو ہمیشہ one line grant 9.39 ہی دی جاتی تھی۔ مہنگائی کی جو صورتحال ہے وہ آپ کے سامنے ہے اس کا impact ہیلتھ سسٹم پر بھی آیا ہے اور ادویات مہنگی ہوئی ہیں۔ ڈالر مہنگا ہونے سے import بل بڑھا، ریڈیالوجی، پتھالوجی، ڈسپوزایبل جو بھی چیزیں آتی تھیں وہ سب مہنگی ہوئی ہیں۔ بجٹ اتنا ہی رہا یا کہیں کم بھی کر دیا گیا لیکن مریضوں کی تعداد بڑھ گئی اس کے بعد ایک gap آنا شروع ہو گیا۔

جناب سپیکر! میرا MTI ایکٹ کے حوالے سے اپنی بہن سے یہ سوال ہے کہ آپ کتنا بجٹ enhance کر رہے ہیں؟ اگر آپ بجٹ enhance نہیں کرتے تو MTI ایکٹ کے بعد بورڈ کو جو autonomy مل جائے گی اور گورنمنٹ کا اس پر اثر بہت حد تک کم ہو جائے گا تو پھر ہسپتالوں میں جو عام مریض آ رہا ہے آپ اس کے چارجز کتنے گنا بڑھائیں گے اور وہ اخراجات کہاں سے پورے کریں گے؟ اصل issue تو financial management ہے، اصل issue تو آپ کا financial plan ہے کہ مریض کتنے آ رہے ہیں، ان کو ادویات کتنی چاہئے، تھیٹرز کتنے چاہئیں یا جو سارا ہسپتالوں کا ایک نظام چل رہا ہے۔ تمام ہسپتالوں میں strike والی صورتحال شروع کر دی جائے گی لیکن strike والی بات کو ہم میں سے کوئی بھی support نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! آپ نے grand alliance سے ملاقات کی حالانکہ آپ پر براہ راست ذمہ داری نہیں تھی لیکن آپ نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا، آپ ان کو ملے اور آپ نے ان کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جو متعلقہ منسٹر ہوتا ہے اس سے بعض اوقات چیزیں stuck ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم بار بار ان کو negotiate کرتے تھے تو میری request یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے نہیں حل ہو رہا اور وہ شاید اس میں ان کی نیت کی خرابی نہ ہو تو وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اس میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ ویسے تو کافی عرصے سے میں نے ان کو ایوان میں نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے کہ وہ تشریف لائیں، پنجاب کی polices پر بات کریں اور ہیلتھ polies پر بات کریں۔ ان کو یہاں پر تشریف لانا چاہئے۔ میری قیادت اور میری جماعت کے حوالے سے میں ان کے بیانات پڑھتا رہتا ہوں، یہ ان کا right ہے اور وہ تحریک انصاف کو lead کر رہے ہیں البتہ الیکشن سے دو ماہ پہلے وہ پرانے پاکستان کے قافلے میں تھے اور دو ماہ بعد اب نئے پاکستان کے قافلے میں ہیں۔ بہر حال یہ میری اپنے تحریک انصاف کے ورکرز کے ساتھ ہمدردی ہے کیونکہ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں جنہوں نے struggle کی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو اتنی جلدی میں پاس مت کریں اس ایکٹ کی وجہ سے بہت issues آئیں گے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے فنانشل issue آئے گا، strikes ہوں گی، عام مریض خراب ہو گا۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! نماز کے بعد کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! نماز کے بعد بات مکمل کر لینا۔ اب نماز مغرب کے لئے دس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 56 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تعزیت

پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج صبح اسلام آباد میں ایک بڑے افسوسناک حادثہ میں پاکستان فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض انجام دے رہے تھے۔ یہ ایوان ان کی بہادری کو سلام پیش کرتا ہے اور انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ پوری قوم کو اپنے شہداء کی قربانیوں پر فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ شہید کو اپنے جوارِ

رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

(---جاری)

جناب سپیکر: وقفہ نماز مغرب سے پہلے خواجہ سلمان رفیق بات کر رہے تھے لیکن وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکے تھے۔۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی بات مکمل کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف اپنی بات کو wind up کروں گا۔ میری اس میں submission یہ ہے کہ اس بل کو منظور کرنے سے پہلے تحریک انصاف کی پارلیمانی کمیٹی میں discuss کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میری بہن وزیر صحت صاحبہ اس بل کو financial plan کے ساتھ تحریک انصاف کی پارلیمانی پارٹی میں پیش کریں۔ اس بل کے حوالے سے پہلے یہ اپنی پارلیمانی پارٹی میں discussion کریں۔ اگر میو ہسپتال کا موجودہ بجٹ 3½،4۔ ارب روپے ہے تو اس بل کی وجہ سے اس کے بجٹ میں مزید ایک یا دو ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسرے ہیلتھ institutions کے بجٹ میں بھی اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس بارے میں یہ بھی دیکھا جائے کہ کیا یہ اضافی بوجھ charges کی صورت میں عام آدمی پر پڑے گا یا اس کی گنجائش بجٹ میں موجود ہے۔ اس کے بعد وہ associations جنہوں نے اس کو implement کرنا ہے، جن ان کی تعداد ہزاروں میں ہے ان سے بھی اس بابت مشاورت کی جائے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن ہے جس کو پروفیسر یاسمین راشد صاحبہ نے خود بھی کئی سال lead کیا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح YDA/YNA، پیرا میڈیکل سٹاف، وائس چانسلرز صاحبان، پرنسپل صاحبان اور consultants کے ساتھ بیٹھ کر اس بل کو discuss کیا جائے۔ اس discussion میں پروفیسر یاسمین راشد صاحبہ، وزیر قانون محمد بشارت راجہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب

جناب عثمان احمد خان بُزدار کو بھی شامل کیا جائے۔اس حوالے سے دو، چار یا پانچ meetings کریں اور سب کی inputs شامل کرنے کے بعد اس بل کو پاس کروائیں۔یہ نہ ہو کہ آج آپ بل پاس کروا لیں اور کل پھر محکمہ ہڑتال کو روکنے کے لئے ان کے ساتھ negotiation کرے یا disciplinary action لینا شروع کر دے۔

جناب سپیکر!میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اگر ضرورت پڑے تو تحریک انصاف کے قائد جناب عمران خان کو بھی ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے کیونکہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔یہ قوم کے بچے ہیں، یہ قوم کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔اگر وزیر اعلیٰ اور میری بہن وزیر صحت پروفیسر یاسمین راشد صاحبہ بیٹھ کر مسئلے کو حل کر لیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن اگر ضرورت پڑے تو ان کے ساتھ جناب عمران خان کو بھی بیٹھنا چاہیئے۔

جناب سپیکر!میں ہمیشہ دوسری جماعت کے قائد کا نام عزت سے اس لئے لیتا ہوں کیونکہ میری خواہش ہے کہ میری قیادت کی بھی عزت کی جائے۔اگر ہم ایک دوسرے کی عزت کریں گے، ایک دوسرے کا مان رکھیں گے تو پھر ہی ادارے آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر!میری humble submission ہے کہ اس قانون کو delay کریں، تحریک انصاف کی پارلیمانی کمیٹی میں پیش کریں۔اس کے سارے پہلوؤں پر غور کریں، اُس کے بعد associations کے ساتھ discuss کریں اور consensus کے بعد اس کو ہاؤس میں لائیں اور جہاں پر بہتری ہو گی وہاں ہمیں کوئی بھی اعتراض نہیں ہو گا۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ پارلیمانی روایات ہوتی ہیں اور اُن پارلیمانی روایات کو ہی آگے لے کر چلنا پڑتا ہے۔ہماری legislation کے حوالے سے بھی کچھ پارلیمانی روایات ہیں کہ یہاں پر جب کوئی بل introduce ہوتا ہے اُس کے بعد concerned سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جاتا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی اُس بل پر غور و خوض کرنے کے بعد ہاؤس میں بھیجتی ہے اور پھر یہاں پر وہ بل passage کے لئے move کیا جاتا ہے اور پھر اُس بل پر حزب اختلاف کی طرف سے ترامیم آتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تمام پارلیمانی practices پر باقاعدہ عمل کیا گیا اور یہ بل باقاعدہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا، سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا اور میں اس کو پڑھ دیتا ہوں:

> The Committee after hearing the members, having the viewpoints of the Administrative Department and Law & Parliamentary Affairs Department that after due deliberations unanimously...

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جو ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنا چاہتے تھے انہی کا نام لکھا ہوا ہے، انہی کی حاضری لگی ہوئی ہے اور انہی کے دستخط ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ بل پہلی بار 9۔مارچ کو move ہوا تھا اور 9۔مارچ کو جب اس بل پر consideration شروع ہوئی تو پھر کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا تو پھر ہم اس پر بات نہیں کر سکے اور آپ نے آج کے لئے اس بل کو ملتوی کر دیا۔

جناب سپیکر! اس دوران آپ نے باقاعدہ طور پر ہدایت جاری فرمائی کہ جتنے بھی stakeholders ہیں آپ اُن کے ساتھ بات کریں، اُن کو confidence میں لیں اور ایک consensus develop کر کے پھر آئیں۔ آپ کے حکم کے مطابق اور جیسے ابھی خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا ہے تمام stakeholders کے ساتھ ہماری تقریباً چار میٹنگز ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! چار میٹنگز میں ہم نے اُن کے ساتھ بیٹھ کر باقاعدہ طور پر discuss کیا اور گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے recommend ہو کر آیا تھا تو آج اس بل میں گورنمنٹ کی طرف سے ترمیم آنا اس بات کا شاہد ہے کہ ہم نے stakeholders سے بات کی اور consensus develop کرنے کے لئے ہم اپنی طرف سے اس میں ترمیم لے کر آئے

ہیں یعنی ہم نے stakeholders کی مشاورت کے بعد اس بل میں بہتری کے لئے ترامیم لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ stakeholders نے کوئی آٹھ پوائنٹس کو shortlist کیا، اُن پر ہماری بحث ہوئی، بحث ہونے کے بعد تقریباً چار پوائنٹس پر ہمارا consensus ہوا اور ہم چار پوائنٹس پر ترامیم لے کر آ گئے۔

جناب سپیکر! اب جناب محمد وارث شاد فرما رہے تھے اور انہوں نے آئین کے آرٹیکل۔9 کا حوالہ دیا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کیس میں irrelevant ہے کیونکہ نیشنل سکیورٹی کے حوالے سے اوپر سے بات چل رہی ہے وہاں پر پبلک سکیورٹی کی بات آتی ہے وہ علاج کے حوالے سے نہیں ہے۔ بہر حال انہوں نے ایک مسئلہ اُٹھایا تو میں آپ کے توسط سے ہی اُن سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کون سے اقدامات ہیں جہاں گورنمنٹ اپنے آپ کو پیچھے لے کر جا رہی ہے؟ اس بل کے ذریعے یہ نہیں ہو گا کہ گورنمنٹ صحت کے کسی انسٹیٹیوٹ سے مبرا ہو جائے گی اور وہ وہاں پر اپنے طور پر کام کریں گے اور گورنمنٹ اُن کو فنڈز نہیں دے گی، گورنمنٹ انہیں باقاعدہ فنڈز دے گی۔ صرف ایک چیز introduce کرائی جا رہی ہے وہ specifically یہ ہے کہ performance کے لئے indicators دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر جو ڈاکٹر حضرات کام کرتے ہیں اُن کو performance Performa دیا جائے گا کہ یہ بھر کر دیں جس کی performance up to mark ہو گی وہ کام کرے گا جس کی performance نہیں ہے اُس سے باز پُرس کی جائے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف گورنمنٹ بلکہ اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ بھی ہو تو اُس میں بھی یہی قانون لاگو ہے جو ہم اس بل میں لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا اور اس لحاظ سے چونکہ اُن کا تجربہ بھی ہے انہوں نے بہت زور دے کر کہا ہے کہ صوبہ تباہ ہو جائے گا، service structure تباہ ہو جائے گا، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی محترمہ ڈاکٹر یاسمین راشد سے figures لئے ہیں یقین کیجئے کہ اس بات پر افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹرز کا career ختم کرنے والی تو سابقا حکومت تھی جنہوں نے دس سال کے دوران پبلک سروس کمیشن سے ایک appointment بھی نہیں کرائی۔ آپ جب adhoc appointment کریں گے تو پھر اُن کا service structure نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی حکومت ہے جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اس وقت تک 1150 ڈاکٹرز کی recruitment کر چکی ہے، 4800 نرسز کی appointment کر چکی ہے، پانچ چھ ہزار نرسز کی ریکوزیشن گئی ہوئی ہے، اسی طرح ڈاکٹرز کی بھی ریکوزیشن گئی ہوئی ہے اور یہ بات on record ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن خود اس بات کو اعتراف کر چکا ہے کہ گزشتہ سال جو ہمارا مکمل ہوا ہے اُس میں record appointment ہوئی ہیں اور اُن کے مطابق ہم نے new appointments میں 70 سال کا record توڑا ہے تو عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ واحد حکومت ہے جو ملازمت کے مواقع بھی فراہم کر رہی ہے اور یہ بھی ensure کر رہی ہے کہ اُن لوگوں کو کل پنشن بھی ملے۔

جناب سپیکر! باقاعدہ اس بل میں بھی طے شدہ ہے کہ کسی شخص کی پنشن کی ضبطی یا اُس کی سروس ختم کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا ان تمام باتوں کو ensure کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری استدعا ہے کہ اس بل کو پہلے سٹینڈنگ کمیٹی دیکھ چکی ہے، ہم stakeholders سے بھی بات کر چکے ہیں، یہ بل آج اسمبلی میں آیا ہے اس پر دوستوں نے بات کی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ آپ اس بل کو consideration کے لئے take up کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! رولز کے مطابق میں آپ کو اگلی ترمیم پر بولنے دوں گا اُس پر آپ مکمل بات کر لیں اور میں آپ کو پورا ٹائم دوں گا۔ رولز کے مطابق جو معزز ممبران اس ترمیم پر بات کر لیں گے وہ اگلی ترمیم پر بات نہیں کریں گے دوسرے ممبران اُس پر بات کریں گے لہٰذا آپ اگلی ترمیم پر بول لیں۔

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover, except the one who has moved or discussed earlier motion, may move it.

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020:

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
5. Rana Muhammad Afzal, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020:

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA

3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
5. Rana Muhammad Afzal, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaekr! I oppose it.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ First of all میں یہاں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی وزیر قانون نے Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education کی میٹنگ جو اس بل کے حوالے سے ہوئی تھی اس کی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں جو جملہ لکھا گیا ہے کہ After due deliberations unanimously recommended یہ بالکل غلط جملہ ہے کیونکہ میں نے تمام clauses پر dissenting notes دیئے ہیں جو ریکارڈ کا حصہ ہیں لیکن وہ circulate نہیں کئے گئے۔ آپ majority سے تو لکھ سکتے ہیں لیکن unanimously نہیں لکھ سکتے۔ I object strongly کیونکہ وزیر قانون جو وہاں پر نہیں تھے منسٹر صاحبہ موجود تھیں، باقی ممبران موجود تھے۔

1. I want to object strongly on this that why this has been written wrongly here.

2. This bill is to improve medical education and enhance effectiveness, efficiency and responsiveness of Healthcare Services, in Medical Teaching institutions, and to make provisions for the purposes ancillary thereto.

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے صرف آرڈیننس یا جو قانون اس وقت موجود ہے اس میں ہی ساری کمزوری ہے جس کی وجہ سے سارا medical profession یا teaching institutions اچھے طریقے سے کام نہیں کر رہے تو یہ نہ سمجھ آنے والی بات ہے۔ اس کی بنیادی وجہ آپ سب کو معلوم ہے کہ lack of resources, lack of funds and lack of infrastructure ہے۔ آپ کو according to WHO and UNICEF اپنے GDP کا ہیلتھ بجٹ 6 فیصد سے زائد خرچ کرنا چاہئے لیکن آپ دیکھیں کہ آپ کیا خرچ کر رہے ہیں؟ آپ کی آبادی blast کر رہی ہے، آپ کے بچوں کی 40 فیصد stunted growth ہے، mortality rate, morbidity rate آپ infant mortality یا mother mortality لے لیں کوئی بھی ہیلتھ کا شعبہ دیکھ لیں تو سب سے زیادہ rates پاکستان کے ہیں جو دنیا میں quote کئے جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ resources بڑھائے جائیں آپ law making چاہتے ہیں اور جب سے یہ law making شروع ہوئی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں خواہ وہ ہمارا دور تھا یا اس کے بعد آپ کا دور آیا ہے آپ پرانے سارے سسٹم کو bulldoze کر کے نئی نئی توجیہات لا کر اس کو مزید خراب کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو سارے ایوان کے سامنے بتاتا ہوں کیونکہ میں as a Medical Officer medical profession سے وابستہ ہوں پھر میں نے

I have worked as Registrar then Senior Registrar then Assistant Professor then Associate Professor and then I resigned. I know "Itchi Bichi" of this profession. I tell you frankly that this Ordinance or Act is the last nail in the coffin of the medical profession.

اور وہ medical professionجو teaching institutionsکے ساتھ وابستہ ہیں جو elite of the medical professionہیں۔ آج اس کی کیوں اتنی بے چینی ہے، لوگ کیوں سڑکوں پر ہیں، کیوں grand allianceبن گیا ہے۔ کیا آپ نے اس پر غور کیا ہے، کیا سارے لوگ کام کرنا نہیں چاہتے یا یہ سارے نالائق ہیں۔ یہ معاشرے کی سب سے elite classہے۔ آپ نے ان کو بے چین کر دیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ آپ نے ان کو سول سروسز ایکٹ سے نکال کر انہیں daily wages پر ڈال دیا ہے۔ آپ نے ان کو سیٹھوں کے آگے ڈال دیا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ highly intellectual لوگ ایک institution میں قید ہو جائیں اور ایک کوزے میں بند ہو جائیں۔ وہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی صبح سے شام تک خوشامد کریں اور یہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران جو آپ کی گورنمنٹ کے hand pickedہوں گے۔ آپ نے سارا میرٹ سسٹم تباہ کر دیا ہے جو کہ کبھی medical professionمیں تھا۔ جب ایک ایک دن کی سنیارٹی سے آپ پرنسپل کو تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر! اب اس میں کیا ہوا میں اپنی حکومت کو بھی اس میں مورد الزام ٹھہراتا ہوں کہ آپ نے جو میرٹ پالیسی ختم کی، آپ نے جو بورڈ آف گورنرز اور search and nomination committeesبنائیں۔

جناب سپیکر! اب تو ماشاء اللہ آپ نے بورڈ آف گورنرز کو اتنے اختیارات دے دیئے ہیں کہ deans, medical directors, finance directors, hospital directors and nursing directors بھی وہ appointکریں گے تو وہ ساری سنیارٹی کہاں گئی؟ جس کے لئے یہ ساری elite classکام کرتی تھی اور بہت اچھا کام کرتی تھی۔

جناب سپیکر! ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ there are only twenty three medical teaching institutions in the public sectorان میں سے پانچ already Universities Actکے تحت آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ باقی medical teaching institutions کے ساتھ وابستہ ہسپتالوں میں کام نہیں ہوتا اور کیا وہاں پر ڈاکٹر کام نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے زیادہ over worked ڈاکٹرز ہیں۔ آپ پی آئی سی، میو ہسپتال، جناح ہسپتال، سروسز ہسپتال یا نشتر ہسپتال چلے جائیں وہاں ایک ایک bed پر چار چار مریض پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ڈاکٹرز دن رات کام کر رہے ہیں، پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سارے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ آپ کو یہی ایک طبقہ نظر آتا ہے جس پر آپ روز لاٹھی لے کر پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ آبادی زیادہ ہے تو مریض بھی زیادہ ہیں اور ان کی چادر چھوٹی ہے۔ آپ ان قوانین اور آرڈیننسز کے ساتھ ان کو ڈنڈا مارتے ہیں چادر انہیں پوری نہیں آتی جب آپ پیروں کی طرف سے مارتے ہیں وہ بے چارے پیر سکیڑ لیتے ہیں جب پیروں پر چادر پوری آتی ہے تو آپ سر کی طرف سے مارتے ہیں اور وہ سر چادر کے اندر کر لیتے ہیں۔ آپ ان کو گٹھڑی نہیں بنا سکتے۔ I am sorry to say کہ منسٹر صاحبہ جو کہ ساری عمر پی ایم اے کے ساتھ رہیں انہی bills کے خلاف سڑکوں پر بیٹھی ہوتی تھیں آج just to save her ministry she is bringing it مجھے اس موقع پر پرانا شعر یاد آ گیا ہے کہ

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جناب سپیکر! آج میرا دل دُکھتا ہے کہ آج ہم medical profession میں آخری کیل ٹھونکنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سے اتنا brain drain ہو گا اور پبلک سکٹر کے medical institutions کے بچے اگر اس ایکٹ کے تحت اور بورڈ آف گورنرز کے نیچے نوکری کر جائیں تو مجھے پوچھ لیں۔ ساری youth لائبریریوں میں بیٹھی ہے اور کوئی امریکہ جانے کی تیاری کر رہا ہے، کوئی آسٹریلیا جانے کی تیاری کر رہا ہے اور کوئی کہیں پر جانے کی تیاری کر رہا ہے

کیونکہ there is no job security in it کیونکہ یہ بورڈ آف گورنرز آپ کے hand picked ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس کا خیبر پختونخوا میں کیا حال ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں میڈم کو چیلنج کرتا ہوں کہ خیبر ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ اور حیات آباد ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ کی ان کی اپنی گورنمنٹ نے آڈٹ رپورٹس کرائیں جن کی کاپیاں میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں ابھی آپ کو send کر دیتا ہوں۔ ان رپورٹس کے کیا نتائج آئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج جن indicators کی وزیر قانون بات کر رہے تھے تو میں ان کو زیادہ جانتا ہوں، 155 indicators ہیں جو آپ کے 150 beds سے اوپر ہیلتھ کیئر کمیشن نے لاگو کئے ہیں۔ ان دونوں آڈٹ رپورٹس میں سارے indicators پر بحث کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے باقاعدہ بتایا ہے کہ ہر indicator میں after this Act deterioration ہوئی ہے۔ آپ خیبر پختونخوا میں بورڈ آف گورنرز کا حال دیکھیں کہ سپریم کورٹ نے کرپشن اور favoritism کے اوپر وہاں کے کئی بورڈ آف گورنرز تحلیل کئے ہیں اور فارغ کئے ہیں۔ ان کے decisions ہیں وہ میں آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔ یہ ایکٹ کوئی نیا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ میڈم دل سے نہیں چاہتیں، آپ کے بے شمار لوگ جو اس profession کو جانتے ہیں they don't want this Act لیکن مجبوری ہے کیونکہ اوپر سے حکم آیا ہے، وزیراعظم جب یہاں پر تشریف لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نوشیرواں برکی صاحب کا بل کیوں نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ this will be a disaster for the medical profession in the Punjab. ہمیشہ پنجاب lead کرتا ہے تو یہاں ہم ایک failed system کو follow کرنے جا رہے ہیں جو خیبر پختونخوا سے آیا ہے۔ آپ کے دو institutions پہلے اس کی مثال ہیں ایک پی آئی سی ہے اور دوسرا شیخ زید ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر! آپ پی آئی سی کو دیکھیں کہ جب سے آپ نے اسے autonomous کیا ہے اس میں آپ private practice کو لے آئے۔ آپ دل سے بتائیں، آپ سارے ممبران یہاں بیٹھے ہیں اور کیا کبھی آپ کی recommendation پر کسی غریب آدمی کا وہاں پر آپریشن ہوا ہے؟ اس کی وجہ میں بتاتا ہوں کہ وہاں پر جب آپ private practice کو لائے۔ اس کے

بعد وہاں پر پرائیویٹ انجیو گرافی بے شک آج شام کو کرا لیں، دس مریضوں کی کرا لیں لیکن اگر آپ کسی غریب آدمی کی انجیو گرافی کے لئے کہیں گے تو اسے اگلے ایک سال تک وقت نہیں ملے گا۔ آپ جب private practice کو لے کر آئے۔ I am talking of the medical profession and its growth in the Punjab.

جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا کہ medical profession جو ایک مثال ہوتا تھا۔ اب خان صاحب ڈاکٹرز کو موردالزام ٹھہرا رہے ہیں بجائے اس کے کہ انہیں appreciate کریں۔ یہاں پر بجٹ اجلاس ہوتا ہے تو آپ اسمبلی کے ملازمین کو ایک اضافی تنخواہ دیتے ہیں۔ آپ کے یہاں bomb blast ہوئے اور امن و امان کے crisis آئے جس میں ڈاکٹرز نے دن رات محنت کی آپ نے کبھی ان کو تو اضافی تنخواہیں نہیں دیں۔ آپ آج پی آئی سی کی ایمر جنسی میں جا کر دیکھیں سٹریچر، وہیل چیئر سے لے کر مریض فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ اس نے فرش پر کیوں delivery کی، کیونکہ کوئی bed ہی available نہیں تھا تو انہوں نے بر آمدے میں ہی delivery کرنی تھی اور کہاں کرنی تھی۔ وہاں ایسے مریض آتے ہیں جو unprepared and uncalled for آتے ہیں جو اس سے پہلے ہسپتالوں میں آئے ہی نہیں ہوتے۔ خدارا ڈاکٹرز کو اس طرح ridicule نہ کریں اور ان کو دیوار کے ساتھ نہ لگائیں۔ ان کو بجائے اس کے کہ محترمہ سینہ سپر ہو کر یہاں بھی، وزیراعظم کو اور خیبر پختونخوا والوں کو بھی کہتیں کہ یہ بل نہ لائیں۔ آج اگر وہ میڈیکل profession کے ساتھ عہدِ وفا کرتیں تو آپ ہمیشہ کے لئے امر ہو جاتیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اُن کی بات مکمل ہو لینے دیں۔ جتنا delay کریں گے اتنا نقصان ہی ہو گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ان کا یونیورسٹی ایکٹ کے ساتھ clash ہے۔ مجھے آپ سمجھائیں کہ already آپ کے پانچ institutions یونیورسٹی ایکٹ کے تحت ہیں جس میں آپ کے ساتھ سنڈیکیٹ، سینیٹ، وائس چانسلر اور سب شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے یہ میڈیکل ٹیچنگ ایکٹ کے in addition ڈال دیا ہے جس میں Dean آئے گا جو کہ Chief Executive of the hospital ہے، پھر اس میں میڈیکل ڈائریکٹر بھی ہے جس نے ساری clinical side بھی دیکھنی ہے پھر سنڈیکیٹ اور سینیٹ کے علاوہ بورڈ آف گورنرز کو ٹھونسا جا رہا ہے۔ ایک ہی domain میں جب تین تین بندے ہوں گے تو اس بل کا کیا حال ہو گا بلکہ اس Medical Teaching Institutions کا کیا بنے گا؟ وہاں پر Dean کہے گا کہ میں نے یہ کیا ہے، وائس چانسلر کہے گا میں نے یہ کیا ہے اور میڈیکل ڈائریکٹر کہے گا کہ میں نے یہ کیا ہے اس لئے خدارا ان ساری چیزوں کو ہم نے دیکھنا ہے۔ جیسے آج کل عہدِ وفا ڈرامہ چل رہا ہے تو عہدِ وفا ہم نے میڈیکل profession کے ساتھ کرنی ہے نہ کہ پارٹی کے ساتھ کرنی ہے بلکہ ہم نے اس میڈیکل profession کو uplift کرنا ہے۔ اس سارے scenario میں آپ ایک Institution میں politics اور highly intellectual لوگوں کو قید کر دیں گے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ جیسے خواجہ سلمان رفیق نے دو points بتائے جس پر وزیر قانون نے کہا کہ ہم نے اتنی appointments کیں اور یہ کچھ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ ساری requisitions پبلک سروس کمیشن میں کس تاریخ کو گئی تھیں۔ یہ ہمارے دَور میں پہلے کی requisitions گئی ہوئی تھیں لیکن بھرتیاں اب ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ سروس سٹرکچر کی طرف دیکھیں جیسے رجسٹرار، سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر کی ladder چلتی ہے لیکن جب درمیان میں gap آیا اور شروع میں کہا گیا کہ institutional ہو گا تب Selection Committees نے اُن کا چناؤ شروع کیا۔ اُس وقت پرانے پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ریٹائر ہوئے تو پیچھے بالکل خلا پیدا ہو گیا یعنی اُن کو replace کرنے کے لئے teaching cadre میں بندہ ہی کوئی نہیں تھا تب مجبوراً پچھلی گورنمنٹ کو پبلک سروس کمیشن کی طرف جانا پڑا۔ یہ selections آپ کے دَور میں شروع نہیں ہوئیں بلکہ پچھلے دس سال سے پبلک سروس کمیشن میں selections ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ نے realize کر لیا تھا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے غلطی کی تھی تب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے selection ہوئی۔

جناب سپیکر! اب بورڈ آف گورنرز کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ وہاں پر کمیٹیاں بنائیں؟ جو آپ کی requirement ہے اسے پبلک سروس کمیشن میں بھیجیں اور وہاں سے selection کروائیں۔ جو اختیار بورڈ کو دیا گیا ہے اس کو ختم کریں۔ آپ کی مینجمنٹ کمیٹی کو recruitment کے حوالے سے جو hiring and firing کا اختیار دیا گیا ہے اُس کو for God sake ختم کر کے پبلک سروس کمیشن میں بھیجیں۔ وہ provisions جو ہم نے اس میں شامل کی تھیں انہوں نے وہ kill کی ہیں۔ ہم نے جب اپنی ترامیم جمع کروائی تھیں ان میں باقاعدہ ہم نے یہ provision ڈالی تھی کہ آپ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سول سروس ایکٹ کے تحت لوگوں کو لے کر آئیں۔ آپ اُن کو autonomous کریں، ان کا بجٹ بڑھائیں اور اُن کو monitor کریں جو بہت اچھا کام ہے۔ جب آپ نے صرف سات ممبران کا پالیسی بورڈ بنالیا ہے تو پھر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ اس پالیسی بورڈ میں صرف ایک آدھ بندہ میڈیکل profession کا ہو گا لیکن باقی بورڈ پالیسی کے سب ممبران پورے Medical Teaching Intuitions کو کیسے oversee کریں گے اور میرے خیال میں وہ اس قابل نہیں ہوں گے۔ آپ نے اُن کو parallel باڈی کے طور پر لا کر کھڑا کر دیا ہے حالانکہ already ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ آپ کے پاس ہے۔ آپ نے بورڈ آف گورنرز اور سارے intellectual اکٹھے کئے ہیں؟ I don't understand what is going on? خدارا خیبر پختونخوا والوں کو سمجھائیں اور اُن کو بھی ٹھیک کریں۔ وہاں پر یا تو کوئی بہتری آ گئی ہو۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ جب وہاں پر brain drain ہوا اُس کے بعد خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں دل کے آپریشن نہیں ہوتے۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں دل کے بڑے آپریشن نہیں ہوتے کیونکہ لوگوں میں mortality rate اتنا بڑھ گیا ہے اور یہ آپ ابھی بھی چیک کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس پر گزارش ہے بلکہ میں میڈیکل profession کی بقا کے لئے آپ سے humble request کرتا ہوں کہ خدارا مزید ایک موقع دیں، اس بل کو Select Committee کے حوالے کریں اور اس پر further consider کریں۔ بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سَر بوئے ہیں
اب زمین خون اُگلتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب سپیکر! انگلش کے تین الفاظ hurry, worry and curry ایسے ہیں جو انسان کو ہمیشہ تباہ کر دیتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ کو تب سے جانتا ہوں جب ہم پڑھتے تھے، کام کرتے تھے اور جب انہوں نے پی ایم اے بنائی۔ انہوں نے اُس وقت سب کو کہا بلکہ اب بھی کہتی ہیں کہ ان کے لئے سب کچھ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اِن کا وعدہ یہ تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں اور پچاس لاکھ گھر دیں گے لیکن یہ بہت بڑی فوج بے روزگاروں کی پیدا کرنے جا رہے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اِن کو ہر معاملے میں اور خاص طور پر اس ہیلتھ کے معاملے میں جلدی کیوں ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا معزز وزیر قانون نے فرمایا تو یہ اپنے سیکرٹری قانون سے پوچھیں کہ کیا پچھلے دس سال بھرتیاں نہیں ہوتی رہیں، اگر نہ ہوتی رہی ہوں تو مجھے جو مرضی سزا دیں میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن یہ بات کہنا کہ آپ نے دس سال میں کوئی آدمی بھرتی ہی نہیں کیا تو یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ اس طرح ان کے پاس کوئی job سکیورٹی نہیں رہے گی۔ آپ کل پنجاب بھر میں دیکھیں گے کہ سڑکوں پر کیا ہو گا بلکہ ڈاکٹروں کے ساتھ پیرامیڈیکل سٹاف بھی سڑکوں پر آئے گا۔ چونکہ آپ نے فرما دیا ہے تو آپ کا حکم سَر آنکھوں پر لیکن آج بھی عدالت عالیہ میں عابد ساقی ایڈووکیٹ کے ذریعے سے ایک decision pending ہے اور جج صاحب نے کل کے لئے اِن کو طلب کیا ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کے لئے اس قانون کو linger on کر لیں تا کہ تمام سٹیک ہولڈرز کی رائے بھی آ جائے۔ پہلے انہوں نے ہسپتالوں میں مفت پرچی بند

کی پھر ادویات مہنگی کیں اور ابھی پتا نہیں مزید کیا کیا کریں گے؟ ٹیچنگ ہسپتالوں میں بچے دُور دراز سے آکر پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہاں کی ساری فضا خراب ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے پنجاب میں بے روزگاروں کو بڑے پیمانے پر پیدا کر دیں گے۔ یہ بار بار خیبر پختونخوا کی بات کرتے ہیں حالانکہ جو تجربہ وہاں پر ناکام ہوتا ہے اس کو یہاں لے آتے ہیں کہ ہم یہ تجربہ پنجاب میں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ آپ اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے اس کو چار یا دس دن کے لئے prolong کر دیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی آپ کی مزید ایک مہینہ گورنمنٹ رہ جائے گی لہٰذا اس کو تھوڑا prolong لازمی کریں تاکہ آپ بے روزگاروں کی جو فوج پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ کم از کم نہ ہو اور لوگوں کو job کی security and surety ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری ڈاکٹر صاحبہ سے humble submission ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اس پر غور فرمائیں۔ کہتے ہیں کہ:

کشکول میں جس روز کوئی بھیک نہ ہو گی
وہ رات میری قوم پر تاریک نہ ہو گی
اُس قوم کے ماتھے پر لکھی ہے تباہی
جس قوم کے مکتب کی فضا ٹھیک نہ ہو گی

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمارے ایک ممبر نے بولنا ہے۔

جناب سپیکر: باقی ممبران اگلی ترامیم پر بول لیں کیونکہ آگے کافی ترامیم ہیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں دونوں معزز ممبران نے کوئی نئی بات نہیں کی لیکن ڈاکٹر صاحب جن خدشات کا اظہار فرما رہے تھے کاش پچھلے دس سال آپ نے اِن خدشات پر کام کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! میں political بات نہیں کرنا چاہتا۔ قومی اسمبلی میں آپ کا اقتدار رہا ہے جبکہ صوبے میں دس سال آپ کا اقتدار رہا ہے اور دس سال کے بعد آپ کے ہسپتالوں کی حالت یہ تھی کہ خود میاں محمد نواز شریف کو اپنے علاج کے لئے باہر جانا پڑا۔ یہ ہماری کارکردگی پر سوالیہ نشان نہیں ہے۔ ہماری کارکردگی پھر بھی دیکھیں کہ جتنے دن وہ سروسز ہسپتال میں رہے اُن کے پاس ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ جاتی رہیں اور میاں محمد نواز شریف نے جاتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ اِن کی موجودگی میں بہترین علاج ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں وہ ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ تعلق ہے اور ان کو آپ deny نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ریکوزیشن کی بات ہوئی ہے تو ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ کس دَور میں ہوئی لیکن ایک سوالیہ نشان ضرور پیدا ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ ریکوزیشن پچھلی گورنمنٹ کے دَور میں move ہوئی تھی تو پھر نااہلی کس کی تھی جو اپنی ریکوزیشن کو clear نہیں کروا سکے؟ یہ اپنے دَور میں کروالیتے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ طلب کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ یہاں پر job سکیورٹی کی بات کی گئی ہے تو میں پھر آپ سے گزارش کروں گا کہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس بل میں کوئی ایک جگہ بتا دیں جہاں پر job سکیورٹی کے خلاف کوئی بات شامل کی گئی ہو۔ میں نے سپیکر صاحب کو پہلے گزارش کی کہ stakeholders کے ساتھ ہماری چار meetings ہوئی ہیں اور بل کے concept پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ جن باتوں پر ان کا اعتراض تھا ان کو ہم لے کر آئے ہیں اس لئے آپ کو بھی بل کے concept پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر آپ نے مخالفت برائے مخالفت کے طور پر اس بل پر اعتراض کرنا ہے تو وہ آپ کا right ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپکر! ہمارے پیش نظر صرف ایک اصول ہے کہ اگر حکومت پیسا دیتی ہے تو پھر حکومت یہ اختیار رکھتی ہے کہ ہم نے performance لینی ہے۔ جس کی performance اچھی نہیں ہو گی وہ چلا جائے گا اور کسی کا بھی service structure اس بل سے disturb نہیں ہونے جا رہا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ service structure کے حوالے سے جو بھی وضاحت ضروری تھی وہ اس بل میں دی گئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی پہلے دیکھ چکی ہے اور آپ ابھی فرما رہے ہیں کہ اس بل کو Select Committee کے سپرد کر دیا جائے تو اس کمیٹی میں بھی آپ ہی ہوں گے۔ جس طرح سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ لوگ تھے تو Select Committee میں بھی آپ ہی ہوں گے۔

جناب سپیکر! اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں کوئی تجاویز نہیں دے سکے تو پھر Select Committee میں آپ نے کیا تجاویز دینی ہیں اس لئے میری گزارش تھی کہ اس بل کو consideration کے لئے take up کیا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020.
>
> 1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
> 2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
> 3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
> 4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
> 5. Rana Muhammad Afzal, MPA
> 6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
> 7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA

8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اذان عشاء)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:
>
> "Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:

"Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر آپ کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں آئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ابھی question put کر رہا ہوں۔

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:

"Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:
>
> "(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:
>
> "(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

Now, the question is:

> In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:
>
> "(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

(The motion was carried.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی ترمیم move کریں ناں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کر دوں کہ آپ ہمیں بات کرنے کا پورا موقع نہیں دے رہے جس کی آپ سے شکایت ہے کہ پارلیمانی historyمیں یہ کبھی نہیں ہوا کہ ترامیم آئی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات آپ غلط کر رہے ہیں بلکہ میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دے رہا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ بات کر دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اصول کی بات کریں ناں۔ میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دے رہا ہوں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور اس سے پہلے بھی میں نے ہمیشہ پورا موقع دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں اور آپ ریکارڈ پر لے آئیں۔ ہماری ترامیم kill کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ آپ کی ترامیم نہیں ہو سکتی تھیں اور وہ ترامیم تھیں ہی نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری دی گئی ترامیم کو دفتر kill ہی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، اس پر بحث تو نہ کریں کیونکہ آپ کا ہی وقت ضائع ہو رہا ہے اور میرا تو کچھ نہیں جا رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ جو Clause 5 کی (9) Sub clause،

> The Policy Board shall have a Chairperson who shall be elected in such manner as may be prescribed.

جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ یہ جو بورڈ بن رہا ہے اور وزیر قانون فرما رہے تھے کہ ہم کوئی changes نہیں لا رہے بلکہ سکیورٹی یا life کو کسی طرح بھی کوئی threat نہیں ہو گا۔ جب یہ گورننگ بورڈ بن جائے گا اور یہ پالیسی بورڈ بن جائے گا تو جو below poverty line لوگ ہیں جن کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ یہاں آ کر اپنا علاج نہیں کروائیں گے چونکہ اس کی کوئی surety نہیں ہے کیونکہ اس وقت بورڈ پر depend کرے گا کہ جتنے پیسے حکومت پنجاب ان کو medicine کے یا دوسرے provide کرے گی وہ دیں گے۔

جناب سپیکر!جس طرح انہوں نے پہلے کہا کہ ایمرجنسی میں medicines بند کر دی ہیں، ٹیسٹ بند کر دیئے ہیں، پرچی بند کر دی ہے تو میں اس حوالے سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل 180 ڈگری پر پنجاب حکومت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!یہ جو بورڈ ہو گا یہاں یہ ہے کہ be elected اب بورڈ کے ممبران جو ہوں گے ان میں سے ایک چیئرمین elect ہو گا جو کہ ایک cartel بنے گا اور وہاں cartel بنا کے انتہائی خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔اس میں اگر یہ کرنا ہی چاہتے ہیں تو پھر کم از کم وزیراعلیٰ کی interference رکھیں۔

جناب سپیکر!اس بل میں ہم نے ترمیم دی ہے کہ وہ appointed by Chief Minister ہونا چاہئے تو یہ ہماری اس ترمیم کو accept کریں اور یہ بورڈ میں election نہ کروائیں کم از کم وزیراعلیٰ کا کنٹرول رکھنے کے لئے تاکہ وزیراعلیٰ خود اس کو مانیٹر کرتا رہے اور یہ free for all نہ ہو جائے۔ یہ پرائیویٹ لوگ آ رہے ہیں جو کل گورنمنٹ کی بات ہی نہیں سنیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے بات life security اور threats سے شروع کی اور واپس آ کر بورڈ کے اختیار پر آ گئے۔ ہم نے اس پر democratic طریقہ اختیار کیا ہے اس پر بورڈ بنے گا بورڈ اپنے میں سے جس کو مرضی رکھ لے۔ ہم بھی یہ اختیار وزیراعلیٰ کو دے سکتے تھے۔ اگر ہم وزیراعلیٰ کو یہ اختیار دیتے تو پھر انہوں نے کہنا تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا یہ تو elected لوگوں کے پاس ہونا چاہئے تھا۔ ہم نے یہاں پر ایک جمہوری عمل کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ بورڈ والے اپنے میں سے

جس کو مناسب سمجھیں گے لگادیں گے اس لئے یہ ترمیم نامناسب ہے میری استدعا ہو گی کہ اس کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;

b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and

c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final.".

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;

b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and

c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;

b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and

c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar , Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR BILAL FAROOQ TARAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 7 of the Bill:

(i) sub-clause (4), be omitted;

(ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;

(iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members

of board should be pre-defined" be added at the end; and

(iv) for sub-clause (9) the following be substituted:

"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill:

(i) sub-clause (4), be omitted;

(ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;

(iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined" be added at the end; and

(iv) for sub-clause (9) the following be substituted:

"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو سیکشن 7 ہے this relates to Board of Governors اور سب سیکشن 4 کہہ رہا ہے کہ:

(4) No member of the Board shall be a Government servant. Sir what this does effectively is that disassociates the Government with the Health sector.

یہ اکیلی ایک کلاز نہیں ہے بلکہ بے تحاشا اس طرح کی کلازز ہیں۔

Providing healthcare facilities to citizens of Pakistan is a fundamental responsibility of the government.

جناب سپیکر آج گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے کہ ہم ہیلتھ کیئر facilities بھی provide نہیں کر سکتے۔ ایک زمانے میں جناب عمران خان نے یہ کہا تھا کہ آپ تھانوں کے SHOs کے لئے بھی الیکشن کروائیں اور جو الیکشن جیت کر آئے اسے ایس ایچ او لگا دیا جائے پھر لاء اینڈ آرڈر maintain کرنا اس کی responsibility بن جائے گی۔ یہ صوبے میں کوئی نیا قانون متعارف نہیں کرایا جا رہا ہے یہ replica ہے اس قانون کا جو پہلے ہی خیبر پختونخوا میں 2015-16 سے نافذ العمل ہے۔ آپ جب بھی کوئی نیا قانون لے کر آتے ہیں یا کوئی نیا نظام لے کر آتے ہیں تو آپ کو اس کے pros and cons کو ایک دفعہ way کر لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ خیبر پختونخوا کے ہیلتھ نظام کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر ہم صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال جو پشاور کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اس کو اپنے سامنے رکھیں اور یہ دیکھیں کہ وہاں کس طرح کے حالات ہیں۔ جنوری 2018 میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں متعدد بچے وفات پا جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر آکسیجن موجود نہیں ہے۔ یہ بچے نمونیا کے شکار تھے جن کے لئے آکسیجن ضروری تھی لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھی something as basic as oxygen لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں اپریل 2019 سے heart surgery بند ہے، وہ کیوں بند ہے کیونکہ وہاں مشینری نہیں ہے اور مشینری کیوں نہیں ہے کیونکہ مشینری procure کرنے کے لئے ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! یہ مثال میں یہاں اس لئے quote کر رہا ہوں کہ خدانخواستہ جب یہ نظام ہم اس صوبے میں لاگو کریں گے تو اس طرح کے واقعات کل کو ہمارے سامنے بھی آئیں گے۔ جب اس طرح کے واقعات آئیں گے تو پھر ہم یہاں پر توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کروائیں گے۔ جہاں تک

medical profession کی بات ہے پچھلے سال لیڈی ریڈنگ ہسپتال میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا اور یہ کوئی ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ متعدد بار ہو چکا ہے۔ وہاں پر ہڑتالیں ہوئی ہیں، وہاں پر دفعہ 144 لگی ہے اور ڈاکٹروں پر تشدد کیا گیا ہے۔ جو ماڈل ہم خیبر پختونخوا سے پنجاب میں لے کر آ رہے ہیں وہ تو پہلے ہی بہت خستہ حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیراعلیٰ کا کنٹرول اس پالیسی بورڈ میں بھی ہونا چاہئے اور بورڈ آف گورنرز میں بھی ہونا چاہئے۔ ہم نے ایک ترمیم جمع کروائی تھی جس میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ PPSC کے ذریعے جو appointment کا طریق کار پہلے ہی رائج ہے اس کو یہاں قائم رکھا جائے۔ اس ترمیم کو kill کر دیا گیا ہے۔ اس میں سٹیک ہولڈرز، ڈاکٹرز یا عوام ہیں۔ ڈاکٹرز کی سنی گئی اور نہ 167 عوام کے وہ نمائندے جو اِس سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی سنی گئی ہے۔ اس ترمیم کو kill کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر مزید deliberation کی جائے نہ صرف ڈاکٹرز بلکہ اس ہاؤس کے معزز ممبران کو بھی ایک fair chance دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمیں پچھلے دس سال یہی سنایا گیا کہ ہیلتھ پر پیسے خرچ کئے جائیں، ایجوکیشن پر پیسے خرچ کئے جائیں اور جب یہ موقع تحریک انصاف کی حکومت کے پاس آیا کہ وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر پیسے خرچ کرے تو سب سے پہلے انہوں نے ہیلتھ سیکٹر سے اپنی جان چھڑا لی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ پرائیویٹ لوگ اور پرائیویٹ بورڈ آف گورنرز ہیلتھ سسٹم کو چلائیں گے، ہسپتالوں کو چلائیں گے اور autonomy اچھی چیز ہے لیکن ان کا فنانشل پلان کیا ہے؟

جناب سپیکر! اگر یہ ہسپتالوں کو financial autonomy دینے جا رہے ہیں تو وہ پیسے کہاں سے generate کریں گے؟ اس کا سادہ سا جواب ہے کہ وہ یہ پیسے عوام کی جیب سے recover کریں گے۔ یہ نظام ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ یہ پرائیویٹ لوگوں کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ State کی ذمہ داری ہے اور اس گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی primary responsibility ہے کہ آپ ایجوکیشن، ہیلتھ میں اور آپ لاء اینڈ آرڈر maintain کریں۔ .Where are we going to draw the line ہم اپنے educational istitutations بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے رہے ہیں، ہم اپنے ہسپتال

بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے دیں اور جیسے میں نے پہلے example quote کیا کہ ہم اپنے تھانے بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے دیں تو پھر State کی کیا responsibility ہے، State کا کیا کام ہے اور گورنمنٹ کا کیا کام ہے؟ یہ example ہمارے پاس پہلے بھی موجود ہے۔ PKLI جیسا ایک شاندار ادارہ جو کہ پنجاب میں established کیا گیا۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس کے لئے بڑی محنت کی اور اس ادارے کی ضرورت تھی۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہیلتھ سیکٹر کے بہت زیادہ آفیسرز پچھلے دور میں وزیراعلیٰ آفس میں رہے ہیں، بے تحاشا لوگ وزیراعلیٰ آفس میں financial assistance کی درخواست دیتے تھے وہ کیوں دیتے تھے کہ ہم لیور ٹرانسپلانٹ کرانا چاہتے ہیں اور پاکستان میں facility موجود نہیں ہے۔ ہمیں اس کے لئے پیسے دیئے جائیں اور اس میں لاکھوں اور کروڑوں روپے دیئے جاتے تھے تاکہ یہ بیرون ملک جا کر اپنا علاج کرا سکیں۔ ہم ایسے اداروں کو بھی independent کر رہے ہیں this is duty of the government کہ وہ لوگوں کا علاج کریں اور لوگوں سے پیسے لیں۔ جب وہ لوگوں سے پیسے لیں گے تو آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں جو حالات ہیں اور اب جتنی مہنگائی ہو چکی ہے آپ یہ کیسے expect کرتے ہیں کہ لوگ اپنی جیب سے اس علاج کا خرچہ اُٹھائیں گے؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ وہ بات ٹھیک ہے وزیراعظم بہت زیادہ insist کر رہے ہیں کہ اس قانون کو introduce کرایا جائے لیکن as a model جو کچھ خیبر پختونخوا میں ہوا ہے ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ کہیں ہمارے ہیلتھ کے نظام کا بھی وہی حال نہ ہو۔ میری ایک اور گزارش ہے کہ یہ sub clause-8 ہے---

جناب سپیکر: ابھی clause-7 under consideration ہے اسی پر بات کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اسی کا sub clause-8 ہے---

جناب سپیکر: چلیں! بات کر لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اس سے پہلے sub clause-5 بھی ہے جس میں کہتے ہیں کہ:

(5) A member shall, unless otherwise directed by the Chief Minister, hold office for a period of three years and be eligible for reappointment.

جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش ہے کہ اس کی reappointment once کر دیں چونکہ اس ملک اور اس نظام میں ہوتا یہ ہے کہ جب کسی بندے کو آپ ایک دفعہ appoint کرتے ہیں اس کے بعد دوبارہ reappointment کا option دے دیتے ہیں تو لوگ اس ادارے پر اپنی اجارہ داری قائم کر لیتے ہیں جو کہ کسی بھی public institution پر ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے فیڈرل لیول پر Pakistan Medical and Dental Counsil میں یہ معاملہ ہو چکا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کا بڑا برا experience رہا ہے کہ کسی ایک شخص کی وہاں پر اجارہ داری قائم کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ sub clause-8 ہے جس میں ہے کہ:

(8) The members of the Board shall be reputed members of society, and eminent technical and professional persons in their respective fields in the areas of law, regulation, finance, management, medical services, medical education and patient care.

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ:

The words nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined

جناب سپیکر! صرف یہ کہنا کہ یہ لوگ تجربہ کار ہوں یہ کافی نہیں ہے اس میں کوئی specific رولز بنا دیئے جائیں کہ کتنا تجربہ ہو، کس فیلڈ میں، کتنے سالوں کا ہو، کس طریقے کا ہو اور ان لوگوں کی qualifications کیا ہو؟ (9) and at the end in sub-clause اور آخر میں لکھا ہے کہ:

> "That The Chairperson shall be elected by the members of the Board through voting from amongst themselves, and the Chairperson shall preside over the Board meetings and in case of his absence, the Chairperson may nominate a board member as acting Chairperson or if he has not done so, the members present shall elect an acting Chairperson for that meeting

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ:

> That the Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

جناب سپیکر! یہ انتہائی ضروری ہے وزیر اعلیٰ کی oversight، وزیر اعلیٰ کا کنٹرول، وہ صوبے کا Chief Excutive ہے اس کو آپ اس طرح ہیلتھ سیکٹر سے پکڑ کر disassociate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک بار پھر اس کو deliberate کیا جائے، stakholders کو on board لیا جائے اور اس کے بعد یہ لاء پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں، میں پہلی گزارش تو یہ کرنا چاہوں گا کہ جو ہمارے معزز دوست اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں. They should confine themselves to the relevant amendment. جو انہوں نے ترامیم دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پوری پالیسی کو discuss کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے کہ آپ پوری تقریر کر دیں۔ میں آپ سے انتہائی احترام کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ابھی sub clause-8 پڑھی ہے اس میں مجھے آپ کوئی ایک لفظ قابل اعتراض بتا دیں؟ دوسرا آپ رولز کے بارے میں فرما رہے تھے تو رولز ہمیشہ law بننے کے بعد بنائے جاتے ہیں۔ پہلے رولز نہیں بنتے رولز بعد میں بنتے ہیں اور law پہلے بنتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ جناب سپیکر کی توجہ چاہتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے خیبر پختونخوا، Lady Reading Hospital اور دوسری بہت سی مثالیں دی ہیں۔ کاش ایک لمحے کے لئے آپ کے دور میں پی آئی سی میں کتنے لوگ غلط دوائی کی وجہ سے مرے تھے؟ 100 سے زیادہ لوگ مرے تھے۔ اپنی نااہلیوں کو چھپانے کے لئے دوسروں کی نااہلی کی بات کرنا مناسب نہیں، آپ یہ نہ کریں۔ آپ خود دیکھیں کہ آپ کے دور حکومت میں کیا ہوا ہے؟ کسی بھی ہسپتال میں، کہیں 100 سے زیادہ لوگ غلط دوائی کی وجہ سے مرے ہیں اور سرکاری ہسپتال میں مرے ہوں؟ اور ہمارے وزیر اعلیٰ کے کان پر جوں بھی نہ رینگی ہو، یہ آپ لوگوں کا احساس ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس کی foreign سے investigations ہوئی تھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کیا foreign والوں نے یہ کہا کہ ہم نے مارا ہے اور میاں محمد شہباز شریف نے نہیں مارا؟ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جب ہمیں relevant ہونے کی تلقین کر رہے ہیں تو خود منسٹر صاحب بھی ترامیم سے متعلق relevant کیوں نہیں رہتے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جناب محمد وارث شاد! یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جب آپ سارے بول رہے تھے تو یہاں سے کوئی نہیں بولا۔ آپ اگلی ترامیم پر جواب دے دینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ relevantبات کریں، ترامیم پر بات کریں تو ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ باتیں نااہلی کی کرتے ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا تیار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ نامناسب ترمیم ہے ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس کو رد فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 7 of the Bill:

(i) sub-clause (4), be omitted;

(ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;

(iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined" be added at the end; and

(iv) for sub-clause (9) the following be substituted:

"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act or any other law for the time being in force, the Chief Minister, May on his own motion, or on recommendation of the Policy Board, dissolve the Board."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act or any other law for the time being in force, the Chief Minister, May on his own motion, or on recommendation of the Policy Board, dissolve the Board."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act or any other law for the time being in force, the Chief Minister, May on his own motion, or on

recommendation of the Policy Board, dissolve the Board."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 9 to 13

MR SPEAKER: Now, Clauses 9 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 9 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan,

Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب کوئی اور ممبر ترمیم move کر لے۔ خواجہ سلمان رفیق! ترمیم move کر لیں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ نے oppose کیا ہے۔ اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

> The management committee shall subject to delegation of powers by the board, appoint or terminate any employee of Medical Teaching Institution in accordance with the rules and regulations.

جناب سپیکر! ابھی میں نے اپنی general amendment میں عرض کیا تھا کہ یہ categorically employees کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو رہی ہے، ڈاکٹرز کے ساتھ، پیرا میڈیکس کے ساتھ، نرسز کے ساتھ تو یہ جو ان کی job سکیورٹی تھی سول سروس ایکٹ 1974 کے تحت تھی وہ اب یہ سارا کچھ اُٹھا کر Governing Board کے تحت کر رہے ہیں تو ان کی security of job خطرے میں پڑھ گئی ہے۔ اس میں ہم نے یہ تھوڑی سی کوشش کی ہے اگر وزیر قانون اس پر ہمارا ساتھ دیں کہ کم از کم Governing Board کو یہ powers مت دیں ورنہ ڈاکٹر ز، نرسز، پیرا میڈیکس یہ سارے کے سارے صبح سے شام تک Governing Board کے جو لوگ ہوں گے اُن کی خوشامدیں کریں گے اور اُدھر سفارشیں لڑاتے پھریں گے۔ کم از کم اس بل سے یہ کلاز نکال دیں اور ان کو اُسی سول سروس ایکٹ کے تحت رہنے دیں۔ اُس میں ان کے tribunal بنے ہوئے ہیں اگر کوئی نوکری سے نکالا جاتا ہے تو وہ tribunal میں چلا جاتا ہے یہ حق بھی ڈاکٹر سے چھینا جا رہا ہے تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک clause arbitrary ہے اس میں انتہائی زیادتی ہو رہی ہے جو ڈاکٹر، نرسز اور جتنا بھی عملہ serve کر رہا ہے اُن کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! کم از کم اتنا تو کریں آپ اپنا پلڑا سارا اُس طرف ہی رکھتے ہیں آپ کچھ تھوڑا سا intervene کریں اور یہ بہت arbitrary clause ہے اس clause کو omit کریں آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ یہ ہماری amendment accept کروا دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے بہت درد دل سے ترمیم پیش کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ اختیار Governing Board کو نہ دیں کاش یہ بھی بتا دیتے کہ یہ اختیار وہاں سے لے کر کس کو دیتے۔اختیارات اُن سے لے لیں گے توکدھر جائیں گے ؟

جناب سپیکر!دوسری میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے دردِدل رکھتے ہوئے کہا ہے کہ باقی اس کو renumber کر دیں تین کو چار پر لے جائیں اور چار کو پانچ پر لے جائیں ۔ یہ تو ان کی ترمیم ہے میری استدعا ہو گی اس کو رد فرما کر آگے چلا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo Ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar.

جناب تنویر اسلم ملک کی اتنی ترامیم ہیں۔کاش!خود آجاتے تو ایک ترمیم پر ہی بول لیتے۔

Any mover may move it.

جی، چودھری مظہر اقبال!

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 22 of the Bill, in sub-clause (14), proviso be omitted;

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! ابھی Clause 16 ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں اگلی clause کی ترمیم پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 16 of the Bill:

(i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.

(ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

The motion moved is:

That in Clause 16 of the Bill:

(i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.

(ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں کلاز 16 کی سب کلاز 2 اور سب کلاز 3 میں ہم نے ترمیم دی ہے۔ اس میں انہوں نے کیا ہے کہ:

> The Hospital Director shall be eligible for reappointment, on such terms and conditions as the Board may determine

جناب سپیکر! اس میں ہم نے اتنا کیا ہے کہ اس میں ایک بندہ کو ہی نا لگائے رکھیں کم از کم کوئی limitation ہونی چاہئے۔ ہم نے صرف once کیا ہے کہ اُس کو ایک دفعہ extension ملے گی کہ جو ہم نے سب کلاز 3 میں ترمیم دی ہے اور دوسری ترمیم میں ہم نے may be prescribed the words "ten years", be substituted یہ انہوں نے کلاز (3)16 میں دیا ہے۔

> The Hospital Director shall possess a recognized Master's Degree in Hospital Management or Health Services Management or Business Management or Public Health or Public Administration or any other relevant management qualification having experience of management in an organization or institution as may be prescribed

جناب سپیکر! اس میں ہم نے یہ کیا ہے کہ دس سال کم از کم کریں کیونکہ دس سال سے جو کم ہو گا چونکہ یہ اتنی بڑی post ہے experience کو specify کریں اوپر سب کلاز 2 میں ہم نے کہا ہے کہ extension once کریں نیچے ہم نے کہا ہے کہ دس سال کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نامناسب تجویز ہے مہربانی فرما کر اس کو رد کیا جائے اور آگے چلا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 16 of the Bill:

(i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.

(ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 21

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 17to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan,

Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar , Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

That in Clause 22 of the Bill:

(i) in sub-clause (14), proviso be omitted;

(ii) sub-clause (15), be omitted; and

(iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 22 of the Bill:

(i) in sub-clause (14), proviso be omitted;

(ii) sub-clause (15), be omitted; and

(iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! وزیر قانون نے oppose کر دیا ہے اب آپ بات کریں۔

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

> Sub clause 14 of Clause 22 says that any employee aggrieved by a decision of the Board shall have the right to appeal to the Provincial Review Board:
>
> Provided that a decision of termination by or upheld by Board shall not be suspended pending decision of the appeal by the Provincial Review Board. The next sub clause we will discuss it together,
>
> Sub clause (15) of Clause 22 reads on enactment of the Act, all employment disputes as may be pending before any Court shall be transferred to the Review Board established by the Government under subsection (12).
>
> Sub clause (16) of Clause 2 An appeal against a decision of the Provincial Review Board shall lie to the Supreme Court.

جناب سپیکر! یہ وہی پوائنٹس ہیں جو وزیر قانون کہہ رہے تھے کہ وہ پھر اپیل کہاں پر کریں گے؟ یہ پہلے سے recommended ہے وہ Services Tribunal and then onward to the High Court میں ان کا اپیل کرنے کا right رہنا چاہئے نہ کہ institutional board and provincial policy board تک ہی وہ محدود ہو کر رہ جائیں اور کس طرح court of law میں سے constitutional complaint board میں کیس واپس ٹرانسفر ہوں گے those employee who will not opt for the MTI Act ایسے تو تمام cases وہیں پر رہیں گے لہٰذا ان کا یہ right ختم نہ کریں اس پر بار بار یہی بات ہو رہی ہے انہیں ہر level پر اپیل کا حق دیں۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اگلی ترمیم پر بات کر لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں با قاعدہ قانونی طریق کار وضع کیا گیا ہے اور ان کو با قاعدہ اپیل کا حق دیا گیا ہے اور کسی کو بھی اپیل کے حق سے محروم نہیں رکھا جا رہا ہے اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in clause 22 of the Bill:

(i) in sub-clause (14), proviso be omitted;

(ii) sub-clause (15), be omitted; and

(iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

> Now, the question is:

> In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-

ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:
>
> "(13) Instituion based practice shall be started after development of new infrastructure."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:
>
> "(13) Instituion based practice shall be started after development of new infrastructure."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ اس ترمیم پر بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں پچھلی ترمیم پر بات کرنا چاہتا ہوں this is last but not least آج مجھے تھوڑا سا تعجب ہوا ہے because the worthy Law Minister is very competent لیکن آج جو انہوں نے پچھلی ترمیم پاس کی ہے وہ ہم نے unconstitutional work کیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ review board کے بعد ڈائریکٹ سپریم کورٹ جائیں گے جس طرح بھٹو صاحب سے انہوں نے سیشن ٹرائل لے لیا تھا اور ان کا ہائی کورٹ سے ٹرائل ہوا تھا اسی طرح انہوں نے ہائی کورٹ اور دوسرے جو اختیارات ہیں میری ذاتی دانست کے مطابق as a student of law اس میں جو review ہو رہا ہے اس کے مطابق ڈائریکٹ سپریم کورٹ میں نہیں بلکہ ہائی کورٹ میں پہلے جانا چاہیئے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس میں وہ جا ہی نہیں سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس وقت اعتراض کرنا چاہیئے تھا جب وہ ترمیم گزر چکی ہے اب ان کو یاد آیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی کھڑے ہو کر بات کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اس وقت آپ نے بات کی ہوتی تو اس میں آپ کا مؤقف آنا چاہیئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہر حال یہ unconstitutional کام ہوا ہے۔ یہ کورٹ میں challenge ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے جو ترمیم پیش کی ہے میں اس پر بات کروں گا کہ وہ نامناسب ہے اس لئے ان کی اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بات ہو گئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے تو اس ترمیم پر بات ہی نہیں کرنے دی گئی۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:

"(13) Instituion based practice shall be started after development of new infrastructure."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 to 33

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 24 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے پاس نہیں ہوا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! رولز کے مطابق اس بل کو پہلے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی میں زیر بحث آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو وہ کلاز بتادی ہے جس کے تحت یہ بل پیش کیا جارہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن جناب محمد وارث شاد اور
جناب خلیل طاہر سندھو اپنی نشستوں سے آگے آکر احتجاج کرنے لگے)

CLAUSES 2 to 33

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Second reading starts. Now, Clauses 2 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 12-مارچ2020 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔